ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خالق دوسرا زیج عالمگیری مطابق قیمت ثلثه سال که غرض فارق و بحران جهانگیر و رشته ترجمه یعنی

زیج کبیر

باهتمام مرحوم مغفور محمد عبدالرحمن ابن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافته خدمت برادر اعظم محمد مصطفی خان

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

فہرست کتاب درج گوہر یعنی رسالہ نبض و رسالہ قارورہ و رسالہ بحران

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و کبریائی اوس حکیم مطلق خالق عناصر و مزاج کو لائق ہی جسنے نبض کو ترویح نفس کے لیے قبض و بسط عنایت فرمایا اور واسطے پاک کرنے بدن کے آلایش فضلات سے مخرج بول و براز بنایا۔ اگر ان امرون مین کچھ خلل آئے تو سلک حیات زندگی مین برہم ہو جائے۔ بدن کو مثل شہر کے آراستہ کیا۔ طبیعت کو والی ملک کی طرح منتظم اوسکا کر دیا۔ کہ حریف مرض اگر غارتگری پر سر اوٹھائے طبیعت اوس سے برسر مقابلہ پیش آئے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ اور ہزارون درود و تمام محامد و ثنا اوس عالیجناب صاحب قانون شریعت پر جو سارے مخلوقات خدا کا مسیحا ہے۔ ہدایت کامل اوسکی تمام عالم کے لیے شفا ہی ہے جسنے اوسکے علاج پر عمل کیا امراض کفر و ضلالت سے پاک ہوا اور جسنے جہل و بد پرہیزی کے سبب اوسکے امر و نہی سے انحراف کیا بحران شامت اعمال سے ہلاک ہوا۔ فرحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ و علی آلہ و صحابہ اجمعین۔

اما بعد التماس کرتا ہی بندہ راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور کہ طب احسانی تصنیف حکیم احسان علیخان صاحب متوطن فتحپور کی اس خاکسار کے اہتمام سے پہلی مرتبہ مطبع نظامی مین چھپی اور بسبب اسکے کہ اوسمین نسخے ہر مرض کے آزمودہ زبان اردو مین تھے مطبوع خلائق ہوئی خریدارون کے شوق سے پھر دوبارا اوسکے چھاپنے کا اتفاق ہوا مقالہ حمیات جو پہلے اوسمین نتھا مصنف نے اور بیان چوپچینی کا محشی نے دوسری مرتبہ اوسمین اضافہ کیا اب شائقین کی رغبت اسپر ہوئی کہ اگر بیان نبض اور قارورے اور بحران کا اسمین بڑھایا جاتا تو بہت خوب ہے تا پڑھنے والے اوس سے فائدہ تام اوٹھاتے ہر ایک کو بدل مرغوب ہے تا بنظر اصرار بعض احباب کے وہ تین رسالے بھی بیان نبض و قارورہ اور بحران مین جداگانہ اوسمین شامل کیے۔ محب قلبی عزیز دلی ہم وطن حکیم محمد حسن نے جو محشی طب احسانی کے ہین کتاب قانون اور مفرح القلوب وغیرہ سے ترجمہ کر کے تالیف کر دیے اور رسالہ قارورہ مین ایک نیا التزام کیا ہی کہ باوجود اختصار کے رعایت فقرتین سے اوسکو مقفا لکھا ہی۔ اس خاکسار نے نام اون تینون رسالون مجموع کا درج گوہر رکھا واسطے ناظرین اور شائقین کے علحدہ چھاپ کر شامل طب احسانی کے کر دیا

رسالہ نبض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑائی اوس حکیم مطلق کو زیبا ہی جسکی دو انگلیون مین دل ہر متنفس کا ہی انسان کو اوسنے افضل مخلوقات کیا موصوف بہمہ صفات کیا عقل دی جان دی اچھے برے کی پہچان دی پیدا کیا اوسنے دل کو سردار اعضاؤن کا اور روح حیوانی کا اوسکو مبدا مقرر کیا شرائین کی راہ سے اوسمین ہوا پونہچائی حرکت قبض و بسط سے ترویح عنایت فرمائی ہر سانس کے آنے جانے مین لطف زندگی ہی اس قبض و بسط کا محرک حقیقی وہی ہی جان نثار ہو اوسکے رسول برحق پر جسکا گھر جہان کا دار الشفا ہی ایسا طبیب حاذق جو معالج امراض ظاہری اور باطنی کا ہی بخارات کفر و ضلالت کو اوسنے دلون سے مٹایا اپنے اعجاز مسیحی سے مردہ دلون کو جلایا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سبب تالیف یہ رسالہ ہی احوال نبض کے بیان مین جو عمدہ علامات ہی دریافت کرنے احوال بدن انسان مین حقیقت نبض کا لکھنا منظور ہی طبیب کو جاننا اسکا بہت ضرور ہی جب تک طبیب اس سے ماہر نہین ہوتا بدن کا حال اوسپر ظاہر نہین ہوتا ان دنون جناب معلی القاب مخدوم سامی محسن گرامی محمد عبد الرحمن خان صاحب مطبع نظامی نے چاہا کہ مختصر احوال نبض کا زبان اردو مین بیان ہو تا سمجھنا اوسکا پڑھنے والون کو بہت آسان ہو لہذا اس گمنام لکھنوی وطن خادم الاطبا محمد حسن نے بموجب فرمایش جناب ممدوح کے یہ رسالہ زبان اردو مین کتب طبیہ سے ترجمہ کیا مختصر احوال نبض کا جو ضروری تھا لکھدیا ناظرین کو چاہیے کہ اس رسالے کو جب مطالعہ فرمائین صاحب فرمایش کو بدعای خیر یاد لائین اور اس مولف کو بھی وقت دعا کے بھول نجائین

تمہید مقدمہ

حکیم مطلق جل و عز شانہ نے دل کو سلطان اعضا اور حار المزاج بنایا واسطے پیدا ہونے روح کے اوسکو مبدا مقرر فرمایا جب خون جگر سے اوسمین آتا ہی اوسکی گرمی مزاج سے جوش کھاتا ہی جو بخارات لطیف اوس سے اوٹھتے ہین اوسیکو روح حیوانی کہتے ہین یہ روح تمام بدن مین ہمراہ خون لطیف کے شرائین کی راہ سے پہونچتی ہی اور زندگی کی قوت بخشتی ہی یہ شرائین رگین ہین دوہری اوگین ہین دل سے جیسے شاخین درخت کی انھین نبض کہتے ہین اسواسطے کہ نبض کے معنی جست یعنی کودنے کے ہین ان شرائین مین بسبب حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی کے کیفیت جست کی پائی جاتی ہی چنانچہ حال اسکا مفصل بیان ہوتا ہی

بیان نبض کے محیط اور مرکز کا

جاننا چاہیے کہ واسطے حرکت نبض کے ایک محیط ہی اور ایک مرکز محیط وہ ہی جہان انبساط یعنی کھلنا نبض کا تمام ہو اور مرکز وہ ہی جہان اسکے انقباض یعنی بند ہونے نبض کا اختتام ہو ان دو حرکتون مختلف کے پائے جانے سے دو سکون کا ہونا بھی ضرور ہی ایک سکون محیطی کہ بعد تمام ہونے انبساط اور قبل حرکت انقباضی کے واقع ہو اسکو سکون ظاہری اور سکون خارجی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ یہ سکون اوپر کیجانب پایا جاتا ہی اور وقت نبض دیکھنے کے معلوم ہوتا ہی دوسرا سکون مرکزی کہ بعد تمام ہونے انقباض اور قبل حرکت انبساطی کے پڑتا ہی اسکو سکون باطنی اور سکون داخلی بھی کہتے ہین یعنی اندر کیجانب ہوتا ہی اور معلوم نہین ہوتا ان دونون حرکت اور دونون سکون کا علم نبض نام ہی یعنی ہر نبض مرکب ہی دو حرکتون بالذات اور دو سکون بالعرض سے

بیان حرکت انقباضی اور سکون کا

اکثر اطبا کا اسپر اقرار ہی کہ حرکت انقباضی معلوم ہونا دشوار ہی ظاہر ہی کہ حالت انقباض مین نبض اونگلی کے نیچے سے جدا ہو کر مرکز کیطرف مائل ہوتی ہی اور جب ایک شی جدا ہوئی تو اوسکا ادراک کیونکر ہو سکتا ہی لیکن جالینوس کا بیان بلکہ امتحان ہی کہ حرکت انقباضی کے معلوم ہونے کا کیون نہین امکان ہی طبیب کو نباضی مین مشاق ہونا چاہیے نبض دیکھنے مین تھوڑی عمر کھونا چاہیے اور دلیل عقلی یہ ہی کہ وہ جلد جو نبض کے اوپر ہی وقت بند ہونے نبض کے نیچے کیطرف نبض کے ساتھہ میل کرتی ہی اوسکے ساتھہ نبض دیکھنے والے کی اونگلی کے اجزا بھی اوسیقدر نیچے کو مائل ہو جاتے ہین اگر انسان خوب مشق اور غور کرے تو حرکت انقباضی بخوبی معلوم ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حرکت انقباضی تمام و کمال معلوم نہین ہوتی یعنی وقت

انقباض کے تھوڑی مسافت تک ادراک ہوتا ہی اور جب مرکز کے قریب پہونچتی ہی پھر ادراک نہین ہوتا دلیل اوسکی یہ ہی کہ وقت انبساط کے اجزا اونگلی کے قوت نبض سے اوپر کو اوٹھتے ہین جب حرکت انقباضی شروع ہوتی ہی وہ اجزا اونگلی کے نبض کے ساتھ نیچے کو میل کرتے ہین اپنی ہیأت اصلی تک اسیقدر ادراک حرکت انقباضی کا ہوتا ہی پھر یہان سے تا مرکز جو مسافت حرکت ہی خواہ حرکت انقباضی ہو خواہ حرکت انبساطی معلوم نہین ہوتی اور سکون داخلی کے نہ معلوم ہونے پر سب کا اتفاق ہی البتہ سکون خارجی یعنی جو بعد انبساط کے ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی اور پایا جانا سکون داخلی کا بدلیل ثابت ہی وہ یہ کہ جب دو حرکتین متضاد جیسی یہان انبساط اور انقباض ہی پائی جائین درمیان اونکے ضمناً سکون کا ہونا لازم ہی اسلیے کہ دو حرکتون متضاد کا جمع ہونا بے سکون کے محال ہی اور اسیواسطے نبض مین جو سکون کا ہونا بالذات غرض نہین ہی تعریف مین سکون کو داخل نہین کیا تعریف نبض کی یہ ہی کہ نبض حرکت شریانی ہی جو جگہہ ہی روح کی مرکب ہی حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی سے تا تسکین پاے روح قلبی جذب ہوا کے وقت انبساط کے اور دفع ہون بخارات دخانیہ اوس سے وقت انقباض کے

بیان انبساط اور انقباض کا

جاننا چاہیے کہ نبض کی حرکت کیونکر ہی اسمین کئی قول ہین ایک یہ کہ حرکت نبض کو بسبب قوت حیوانی کے ہی جو قلب سے روح حیوانی کے ساتھ آتی ہی تعلق ہی نبض واسطے جذب کرنے ہوا کے جو مسام سے تا دل کو ترویح حاصل ہو اور احتراق روح مین نہو جاے اور اسکو انبساط کہتے ہین اور بند ہوتی ہی نبض واسطے نکلجانے فضول دخانیہ کے جو گرمی سے دلمین پیدا ہوتے ہین اور دوسرا قول یہ ہی کہ دل کو جو حرکت قبض و بسط کی واسطے دفع فضول دخانیہ اور جذب ہوا کے ہوتی ہی اوسی کی حرکت سے شرائین مین بھی حرکت ہی تیسرا قول یہ ہی کہ بالطبع اسمین حرکت ہی جسطرح کہ دل بالطبع متحرک ہی چوتھا قول یہ ہی کہ حرکت نبض کی قسری ہی حرکت قسری اوسکو کہتے ہین کہ حرکت اپنی اور اپنے اختیار سے نہو بسبب کسی دوسری شی کے لاحق ہو وہ اسطرح پر کہ جسوقت دل منبسط ہوتا ہی اسواسطے جذب ہوا کے تا ترویح حاصل کرے تو خون اور روح دونون شرائین سے دلمین کھنچ جاتے ہین اور نبض منقبض ہو جاتی ہی اور جب دل منقبض ہوتا ہی واسطے دفع کرنے فضول دخانیہ کے تو روح اور خون پھر شرائین مین چلے آتے ہین اور نبض منبسط ہو جاتی ہی پانچوان قول یہ ہی کہ حرکت انقباضی فقط قسری ہی اور حرکت

انبساطی طبعی یعنی طبیعت شرائین مقتضی ہی انبساط کو لیکن جسوقت بجذب دل سے خون اور روح کی کشش ہوتی ہی تو بضرورت خلا کے شرائین مین انقباض حاصل ہوتا ہی چھٹا قول بالعکس اسکے ہی یعنی قوت دافعہ قلب سے جو خون مع روح شرائین مین داخل ہوتا ہی تو شرائین مین انبساط حاصل ہوتا ہی اور جب دل کی کشش سے خون اور روح دونون دلمین کھنچ جاتے ہین تو شرائین اپنی طبیعت سے اپنی یعنی منقبض ہو جاتی ہی اور ساتوان قول یہ ہی کہ حرکت نبض کی ارادی ہی یعنی طبیعت انسانی واسطے جذب ہوا کے شرائین کو کھولتی ہی اور واسطے دفع فضول دخانیہ کے بند کرتی ہی

بیان طریقہ نبض دیکھنے کا

واسطے دریافت کرنے احوال نبض کے اونگلیون کے سرے جسکو انامل کہتے ہین مقرر کیے گئے ہین اس سبب سے کہ قوت حس کی بہ نسبت تمام بدن کے انمین زیادہ ہی اور اعتدال کامل حاصل ہی علی الخصوص کلمے کی اونگلی کے سرے پر جسکو سبابہ کہتے ہین سب اونگلیون سے حس سوا ہی اور بعد اوسکے بیچ کی اونگلی کے سرے پر جسکو وسطے کہتے ہین اور بعد اوسکے بنصر مین جو بعد وسطے کے ہی اور خنصر مین جو چھوٹی اونگلی اخیر کی ہی سب اونگلیون سے حس کم ہی اسیواسطے طریقہ نبض دیکھنے کا چار اونگلیون سے اسطرح قرار دیا گیا کہ خنصر کو مریض کے انگوٹھے کی طرف کلائی پر رکھے اور سبابہ کو کلائی کی دوسری طرف سامنے اسی انگوٹھے کے اسواسطے کہ رگ شریانی جسکو نبض کہتے ہین کلائی کے سرے پر نمایان زیادہ ہی بسبب کم ہونے گوشت کے اوس جگہہ پر اور جتنی کلائی کے نیچے رگ شریانی بڑھی ہی مخفی ہوتی گئی ہی بسبب زیادہ ہونے لحم عضلہ کے تو لازم ہی کہ کلمے کی اونگلی کہ اوسمین حس سوا ہی اوسمقام پر پڑے جہان رگ بخوبی نمایان نہین ہی تا قوت حس اسکی ادراک اوسکا بخوبی کرسکے اور باقی اونگلیان یعنی وسطے بنصر خنصر اوس جگہہ واقع ہون جہان نمایش نبض کی زیادہ ہی ہرچند قوت حس انکی بہ نسبت سبابہ کے کم ہی مگر بسبب ظاہر ہونے رگ شریانی کے ادراک انکا سبابہ کے برابر ہوگا اب چاہیے کہ طبیب نبض دہنے ہاتھ کی دہنے ہاتھ سے دیکھے اور بائین ہاتھ کی بائین ہاتھ سے تا وہ حساب درست پڑے اور جسوقت نبض دیکھے چار زانو بیٹھ جاے اور بسم اللہ کہے اور آنکھون کو بند کرکے دل کا اودھر متوجہ کرے اور جس ہاتھ سے دیکھے اوس ہاتھ کی کہنی کو دوسرے ہاتھ سے سہارا دے تا لرزش اور جنبش ہاتھ کو نہو اور چاہیے کہ پہلے نبض کی

قوت اور ضعف کو ادراک کرے اگر نبض قوی پائے تھوڑا اپنی انگلیوں سے دبائے اور اگر نبض ضعیف پائے تو انگلیوں کو بہت ہلکی سے رکھے اور تیس یا چھتیس نبضے تک دیکھے اگر اتنے عرصے میں تغیر اور تفاوت جو نبض میں ہوتا ہی معلوم ہو جاتا ہی اور کم سے کم بارہ نبضے تک تامل کرے اور لازم ہی کہ طبیب بعد ملاقات مریض کے تھوڑی دیر توقف کرے اور اوتنی دیر میں احوال مریض کا پوچھے نہایت شفقت اور ملایمت سے تا واقع ہونا خوف یا شرم یا خوشی مفرط کا کہ اکثر مریض کو بمجرد ملاقات طبیب کے حاصل ہوتا ہی اور سبب تغیر نبض کا پڑتا ہی زائل ہو جائے اور طبیب کو بھی معلوم ہو جائے حال نبض دیکھتے وقت تشخیص کامل حاصل ہو جائے

بیان طریقہ نبض دکھلانے کا

نبض دکھلانیوالے کو چاہیے کہ نبض بیٹھ کے دکھلائے اور ہاتھ کو آرام و سکون سے رکھے اور بغل کے نیچے گھٹنا نہ دبنے پائے اور ہاتھ میں کوئی چیز نہ لے اور نہ ہاتھ میں کوئی شی مثل تعویذ یا زیور کے کسکے بندھی ہوئی رہے اور کمر بھی زور سے کسی ہوئی نہو اور ہاتھ کو کسی چیز کے سہارے سے رکھے اور دوسرے ہاتھ کو بھی زمین پر نہ ٹیکے اور وقت دکھلانے نبض کے شور و غل سے جگہ خالی ہو ان سب حالتوں میں نبض کی حرکت میں تغیر ہو جایا کرتا ہی **فائدہ** دیکھنا نبض کا ہاتھ میں کئی سبب ٹھہرا ہر چند کہ نبض اور اعضای بدن میں بھی دیکھی جاسکتی ہی ایک یہ کہ ہاتھ کے نکالنے میں تکلف نہیں پڑتا اور چنداں شرم بھی معلوم نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ دل جو مبدء نبض کا ہی قریب اوسکے رستا ہی تیسرے یہ کہ نبض ہاتھ کی بخوبی نمایاں ہی چوتھے یہ کہ لکڑوں سے بھی خالی ہی پانچویں یہ کہ نبض یہاں کی بستار یک نہیں ہی بلکہ فی الجملہ وسعت رکھتی ہی گنجایش روح کی اوسمین بخوبی ہوتی ہی +

بیان اجناس نبض کا

نبض دو قسم ہی ایک بسیط دوسری مرکب بسیط وہ ہی جسمین ایک ایک قطر کا اعتبار ہو اور مرکب وہ ہی جسکا ایک قطرے سوا شمار ہو بسیط کی دس جنسین ہین جنس پہلی **مقدار انبساط** ہی یعنی اندازہ نبض کے کھلنے کا اور اسمین نو صورتین نکلتی ہین اسواسطے کہ ہر جسم کے واسطے تین قطر ہین طول عرض عمق طول لنبائی عرض چوڑائی اور عمق اونچائی کو کہتے ہین نبض کا طول وہ ہی جو کلائی کی لنبان میں اعتبار کیا جاوے اور عرض اوسکا وہ ہی جو کلائی کی چوڑان میں لیا جاوے اور عمق نبض کا کیا ہی جو اوسکے مرکز سے محیط تک فاصلہ ہی اور ہر قطر نبض کے لیے تین درجے ہین

ایک درجۂ اعتدال اور ایک درجۂ افراط اور ایک درجۂ تفریط یہ تین قطر جب تین درجوں میں داخل ہوں تو تین ترک نو حاصل ہون وہ نو صورتین یہ ہین طویل قصیر معتدل عریض ضیق معتدل مشرف منخفض معتدل بیان اسکا یہ ہی کہ طول اگر درجۂ اعتدال پر ہو جیسے حالت صحت میں ہوتا ہی اوسکو معتدل کہتے ہین قطر طول میں اور دلالت اسکی اعتدال حرارت بدن پر ہی اور اگر طول درجۂ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اوسکو طویل کہتے ہین اور دلالت اسکی زیادتی حرارت بدن پر ہی اور اگر طول گھٹا ہوا ہو درجۂ اعتدال سے اوسکو قصیر کہتے ہین دلالت اسکی نقصان حرارت بدن پر ہی اور غلبہ برودت پر اسیطرح سے اگر عرض نبض کا درجۂ اعتدال پر ہو اوسکو معتدل کہتے ہین قطر عرض میں دلالت اسکی اعتدال رطوبت اور یبوست بدن پر ہی اور اگر بڑھا ہوا ہو تو اوسکو عریض کہتے ہین دلالت اسکی زیادتی رطوبت بدن پر ہی اور اگر گھٹا ہوا ہو تو اوسکو ضیق کہتے ہین دلالت اسکی نقصان رطوبت بدن اور غلبہ یبوست پر ہی ایسا ہی عمق نبض کا اگر حد اعتدال پر نظر آئے تو اوسکو معتدل کہتے ہین قطر عمق میں اور دلالت اسکی اعتدال حرارت بدن پر ہی اور اگر بڑھا ہوا ہو حد اعتدال سے تو اوسکو مشرف اور شاہق کہتے ہین دلالت اسکی زیادتی حرارت بدن پر ہی اور اگر گھٹا ہوا ہو تو اوسکو منخفض کہتے ہین یعنی دبی ہوئی نبض دلالت اسکی کمی حرارت بدن پر ہی **فائدہ** یہ سب دلالتین اوسوقت معتبر ہین جو کوئی اور قاسر نہو اور نبض مرکب کا بیان بعد بیان دسون جنسون کے آوے گا انشاء اللہ تعالے اب بیان کیا جاتا ہی **قاعدہ** پہچاننے تینون قسمون معتدل کا +

بیان پہچاننے نبض معتدل اور غیر معتدل کا شامل اوپر تین قاعدون کے

قاعدہ پہلا طبیب نباض کو چاہیے کہ ذہن مین ایک مزاج معتدل حقیقی یعنی جسمین چارون عنصر برابر ہون یا معتدل نوعی یا معتدل صنفی فرض کرے بعد اوسکے موافق اوس مزاج کے نبض بھی ٹھہرائے اور خوب طرح ذہن میں اوسکا خیال رکھے نبض دیکھتے وقت اوس نبض معتدل فرضی سے ملائے کہ یہ نبض اوسکے مشابہ ہی یا نہین اگر اوسکے مشابہ پائے تو جانے کہ یہ نبض معتدل ہی تینون قطرون مین اور اگر اوس سے بڑھی ہوئی نظر آئے جس قطر میں ہو اوسکو اوسی قطر کے درجۂ افراط میں جانے اور اگر گھٹی ہوئی کسی قطر میں معلوم ہو تو اوسکو درجۂ نقصان میں اوسی قطر کے سمجھے علی ہذا قوت اور ضعف اور سرعت اور بطوء وغیرہ دسون جنسون کو جنکا آگے بیان آتا ہی اسیطرح نبض معتدل مفروضی پر قیاس کرے **قاعدہ دوسرا** طبیب حاذق اپنی ذکاوت اور عقل سے اندازہ کرے کہ اسکی حالت صحت میں نبض کس درجہ اور کس اندازہ

ہوگی اور حالت صحت مین اسکی نبض طبیب کی نظر سے گذری ہو اور وہ یاد ہو تو اوسپر قیاس اعتدال اور افراط اور تفریط کا کرلے یہ دو قاعدے جو مذکور ہوئے موافق اختیار اور مذہب جالینوس کے ہی اور شیخ رئیس حکیم بو علی سینا رحمۃ اللہ نے بھی پسند کیا ہی اور بعضون نے یون کہا ہی کہ نبض کو اگر چار اونگلیون کے برابر دیکھے تو معتدل جانے والا غیر معتدل اور لڑکے کی نبض کو موافق اوسکے سن کے چار اونگلیون سے کم جسقدر کہ ہو انداز کرلے **قاعدہ تیسرا** طبیب جسکی نبض دیکھے اوسکی چار اونگلیون کی مقدار کا انداز سمجھ کے مع قیاس اپنی اونگلیون کے اعتدال اور افراط اور تفریط کا حکم لگائے

جنس دوسری معلوم کرنا قوت اور ضعف نبض کا اگر نبض حرکت انبساطی مین اونگلی کے گوشت کو دبانے مین زور سے اوپر کو ہٹائے اوسکو نبض قوی کہتے ہین دلالت کرتی ہی یہ نبض قوت دل اور قوت روح حیوانی پر اور اگر ایسا نہو بلکہ اونگلیون کے تھوڑے دبانے مین محسوس ہو اوسکو نبض ضعیف کہتے ہین دلالت کرتی ہی یہ نبض دل اور روح حیوانی کی کمزوری اور ناطاقتی پر اور اگر متوسط ہو قوت اور ضعف مین اوسکو نبض معتدل کہتے ہین دلالت کرتی ہی یہ نبض اعتدال حال پر **فائدہ** جتنی جنسین نبض کی ہین ہر ایک مین درجۂ اعتدال بہتر ہی الا یہ جنس کہ درجۂ افراط اسکا محمود ہی

جنس تیسری زمانہ حرکت کا ہی یعنی جلدی چلنا نبض کا یا دیر مین آہستہ آہستہ چلنا اسکے بھی بدستور تین درجے ہین اگر درجۂ افراط مین ہو حرکت نبض کی یعنی جلدی طی کرے مسافت معینہ حرکت کو اوسکو سریع کہتے ہین یہ دلالت کرتی ہی غلبۂ حرارت پر اور اگر درجۂ نقصان مین ہی یعنی اوسی مسافت حرکت کو دیر مین طی کرے اوسکو بطی کہتے ہین یہ دلالت کرتی ہی غلبہ برودت پر اور اگر درجۂ اعتدال مین ہی اوسکو معتدل کہتے ہین یہ دلالت کرتی ہی حرارت اور برودت کے اعتدال پر **فائدہ** اگرچہ حرکت انقباضی کا محسوس ہونا دشوار ہی لیکن جاننا چاہیے کہ اگر حرکت انبساطی سریع ہو اور انقباضی بطی تو دلالت کرے گی اس حال پر کہ دل کو بسبب کثرت حرارت کے ترویح کی حاجت زیادہ ہی اور اگر انقباضی سریع اور انبساطی بطی ہو تو دلالت کرے گی کہ بسبب کثرت بخارات کے دفع کی حاجت زیادہ ہی اور اگر دونون حرکت سریع ہون تو ترویح اور دفع دونون کی زیادت حاجت پر دلالت کریگی اور اگر دونون بطی ہون تو ترویح اور دفع بخارات دونون کی قلت حاجت پر دلالت کرے گی علی ہذا اگر ایک سریع ہو اور دوسری معتدل یا ایک بطی ہو اور دوسری معتدل

تو جس حرکت مین اعتدال ہوگا وہ اعتدال حاجت ترویح خواہ اعتدال دفع بخارات پر دلالت کرے گی اور دوسری خواہ شدت حاجت ترویح پر خواہ شدت حاجت دفع بخارات پر

جنس چوتھی زمانہ سکون کا ہی اگر زمانہ سکون نبض کا بہ نسبت اعتدال کم پایا جائے تو اوسکو متواتر کہتے ہین اور اگر زمانہ سکون کو زیادہ ٹھہراؤ ہو تو اوسکو متفاوت کہتے ہین اور اگر درجۂ اعتدال پر ہو تو معتدل کہتے ہین مراد زمانہ سکون سے وہ ہی جو درمیان دو انبساط یعنی دو نبضے کے زمانہ واقع ہو اسمین حرکت انقباضی کہ وہ بھی بسبب معلوم نہونے کے مثل سکون کے ہی سکون مین شامل ہی تو تمام زمانہ سکون محیطی اور زمانہ حرکت انقباضی اور زمانہ سکون مرکزی اور کچھ شروع حرکت انبساطی ملکر ایک سکون متواتر ہوا نبض متواتر دلالت کرتی ہی ضعف قوت حیوانی اور شدت حاجت ترویح پر اور نبض متفاوت دلالت کرتی ہی اکثر قوت قوت حیوانی پر اور کبھی بسبب سقوط قوت کے بھی متفاوت ہو جاتی ہی پہچان یہ ہی کہ اگر متفاوت کے ساتھ صغر اور بطوء ہو تو بسبب سقوط قوت ہی اور اگر عظم اور سرعت ہو تو قوت قوت حیوانی اوسکا سبب ہی اور اس صورت مین نبض متفاوت معتدل سے بہتر ہوگی

جنس پانچوین وزن نبض کا ہی اصطلاح اطبا مین وزن نبض قیاس کرنا ہی ایک حرکت یا ایک سکون کا دوسری حرکت یا دوسرے سکون پر باعتبار مقدار زمانے کے اسمین دس صورتین نکلتی ہین قیاس زمانۂ انبساط ایک نبضے کا زمانۂ انبساط نبضۂ ثانی پر قیاس زمانۂ انبساط کا زمانۂ انقباض پر قیاس زمانۂ انبساط کا زمانۂ سکون خارجی یعنی محیطی پر قیاس زمانۂ انبساط کا زمانۂ سکون داخلی یعنی مرکزی پر قیاس زمانۂ حرکت انقباضی ایک نبضے کا زمانۂ انقباض نبضۂ ثانی پر قیاس زمانۂ حرکت انقباضی کا زمانۂ سکون محیطی پر قیاس زمانۂ حرکت انقباضی کا زمانۂ سکون مرکزی پر قیاس زمانۂ سکون محیطی ایک نبضے کا زمانۂ سکون محیطی نبضۂ ثانی پر قیاس زمانۂ سکون محیطی کا زمانۂ سکون مرکزی پر قیاس زمانۂ سکون مرکزی ایک نبضے کا زمانۂ سکون مرکزی نبضۂ ثانی پر لیکن اوپر ہو چکا کہ حرکت انقباضی اور سکون مرکزی معلوم نہین ہوتے اس وجہ سے زمانہ ان دونون کا مع زمانۂ سکون محیطی کے زمانۂ سکون شمار ہوگا اور پہلی صورت اور تیسری صورت اور آٹھوین صورت کا فقط قیاس کرنے مین اعتبار ہوگا اور شیخ کے نزدیک وزن نبض کا اسطرح مراد ہی کہ قیاس کرین زمانۂ حرکت کو زمانۂ سکون پر تو اس صورت مین پہلی اور پانچوین اور آٹھوین اور دوین اور دسوین صورت خارج ہوئی اسواسطے کہ یہ صورتین قیاس کی داخل ہین نوین جنس مین جسکا

بیان آگے ہوگا آب جاننا چاہیے کہ حرکتِ انبساطی اور حرکتِ انقباضی اور سکون محیطی اور سکون مرکزی ان چاروں کے واسطے جو زمانہ طبعی بحسب سن اور فصل اور بلد کے لائق ہی اگر اوس اعتدال پر پایا جائے تو اوسکو حسن الوزن اور جید الوزن کہتے ہین آور اگر اوس اعتدال مین تفاوت اور تجاوز نظر آئے تو غیر جید الوزن اور ردی الوزن کہتے ہین اور یہ تین قسم ہی ایک مجاوز الوزن یعنی نبض مین تفاوت حاصل ہو ایک سن کا دوسرے سن سے جو قریب اوسکے ہی جیسے لڑکے کی نبض جوان کی ہو جائے یا جوان کی بڈھے کی نبض کا انداز پائے یا بالعکس اور اسکو متغیر الوزن بھی کہتے ہین دوسری مباین الوزن ہی وہ یہ ہی کہ نبض ایک سن سے تجاوز کرکے دوسرے سن بعید کیطرف جیسے لڑکے کی نبض بڈھے کی ہو جائے یا بڈھے کی لڑکے کی جیسی نبض نظر آئے تیسری خارج الوزن ہی اور وہ وہ ہی کہ نبض کسی سن کے مشابہ نہو یعنی نبض مین جو نسبت کہ حرکت و سکون کو مزاج انسانی مین حاصل ہی نہ پائی جائے جیسے نبض مین وضع کانپنے کی ظاہر ہو **فائدہ** نبض جید الوزن علامت اعتدالِ مزاج کی ہی اور غیر جید الوزن دلیل ردارت کی لیکن یہ نبض وزن مین جتنی اعتدال سے جدا ہوگی اوتنی ردارت بھی کم یا سوا ہوگی تجاوز الوزن کی ردارت کم ہی مباین الوزن سے اور مباین الوزن کی ردارت کم ہی خارج الوزن سے اور خارج الوزن نہایت ردی ہی

جنس چھٹی قوام نبض کا ہی یعنی نرم یا سخت معلوم ہونا نبض کا اگر نبض مین نرمی پائی جائے تو دلالت کریگی کثرتِ رطوبت پر آور اگر سخت معلوم ہو تو دلالت کریگی غلبۂ یبوست پر اور کبھی بسبب نفع ہونے سوداوے کے کسی جانب علت جیسے بحران نبض مین تناؤ ہو جاتا ہی اوسوقت غلبۂ یبوست کا گمان نکرنا چاہیے آور اگر نبض متوسط ہو نرمی اور سختی مین تو دلالت کریگی اعتدالِ رطوبت اور یبوست پر آور پہچان نرمی کی یہ ہی کہ وقت دبانے کے حرکت نبض کی موقوف ہو جائے اور اسکو لین کہتے ہین آور علامت سختی کی یہ ہی کہ دبانے سے نہ دبے اور حرکت اوسکی باطل نہو اور اسکو صلب کہتے ہین اور جسمین کہ اعتدال نرمی و سختی کا ہو اوسکو معتدل کہتے ہین **فرق** نبض صلب اور نبض قوی مین یہ ہی کہ نبض قوی اونگلی کے دبانے سے دب جاتی ہی اور اپنی قوت سے اونگلی کے گوشت کو اوپر کو اوٹھاتی ہی بخلاف نبض صلب کے کہ وہ دبانے سے نہ دبتی ہی اور نہ زور سے اوپر کو کرتی ہی اور **فرق** ضعیف اور لین مین ظاہر ہی کہ ضعیف مین انبساط تمام کمال نہین حاصل ہوتا اور نبض لین کے ساتھہ اگر ضعف شامل نہو تو کمال انبساط ہو سکتا ہی

جنس ساتوین معلوم کرنا انداز اوس شی کا جو رگ کے اندر ہی یعنی خون اور روح

حیوانی اسکی تین قسمین ہین ایک ممتلی دوسری خالی تیسری معتدل نبض ممتلی وہ ہی کہ مقدار خون اور روح کی اوسمین درجۂ اعتدال سے زائد ہو آسمین تین صورتین حاصل ہوتی ہین ایک یہ کہ روح اور خون دونون برابر درجۂ اعتدال سے بڑھ جائین دوسرے یہ کہ صرف روح زیادہ ہو تیسرے یہ کہ خون زیادہ ہو روح کی زیادتی مین نبض پھولی ہوئی یکسان مثل مشک کے کہ ہوا سے خوب پھولائی جائے ہوگی اور بسبب کثرت روح کے قوت بھی قوی پائی جائیگی اور زیادتی خون مین نبض نرمی لیے ہوئے مثل مشک کے جو تھوڑے پانی سے بھری ہوئی ہو نظر آئیگی یعنی انبساط نبض کا یکسان نہوگا بلکہ مختلف و نچا نیچا اور نبض مین انضغاط پایا جائیگا سبب اسکے دو ہین ایک یہ کہ قوت ثقل مادہ دموی سے انبساط تام پر قادر نہوگی دوسرے یہ کہ زیادتی خون کی اسقدر پر کہ نبض کو خوب پھولائے ممکن نہین بلکہ قبل اسکے کہ اسقدر پر آئے ہلاکی اور موت سبقت کر جائے بسبب بند ہو جانے روح کے اور پہلی صورت جسمین روح اور خون برابر بڑھے ہون علامتین دونون کی جو ممکن الاجتماع ہین پائی جائینگی نبض خالی وہ ہی کہ درجۂ اعتدال سے خون اور روح کی قلت ہو آور نبض معتدل اس جنس کی ظاہر ہی کہ اوسمین امتلا اور خلا درجۂ اعتدال پر ہوگا **فائدہ** لازم نہین کہ جو امتلا نبض مین ہو تمام بدن مین بھی امتلا ہو اور ایسا ہی نبض مین امتلا نہونے سے بدن مین امتلا کا نہونا ضرور نہین اسواسطے کہ ممکن ہی کہ خون صالح بدن مین کچھہ مقدار زائد حاصل ہو اور قوت حیوانی شریان کی اوسکو جذب کرلے اس وقت نبض مین امتلا حاصل ہو جائیگی اور بدن مین امتلا نہوگی اسیطرح اگر خون غیر صالح غلیظ جسوقت بدن مین زیادہ ہو اور خون صالح کم تو بدن مین امتلا ظاہر ہوگی اور شریان مین وہ خون بسبب فاسد اور گاڑھے ہونے کے نفوذ نکریگا تو نبض مین امتلا نہ پائی جائیگی ہان اگر خون صالح مقدار کثیر بدن مین حاصل ہو تو نبض اور بدن اس صورت مین البتہ ممتلی پائے جائینگے

جنس آٹھوین کیفیت لمس نبض کی ہی یعنی نبض کی جگہہ کی جلد گرم یا سرد یا معتدل معلوم کرنا گرمی لمس نبض کی زائد درجۂ اعتدال سے دلالت کرتی ہی گرمی اوس شی پر جو اندر شریان کے ہی یعنی خون اور روح آور سردی لمس نبض کی دلالت کرتی ہی غلبۂ برودت پر آور اعتدال گرمی اور سردی مین دلالت کرتا ہی حالت اعتدال اور صحت مزاج پر

جنس نوین استوا اور اختلاف نبض کا ہی استوا کے معنی مشابہ اور یکسان ہونا

باہم اجزای نبض کا ہی اور اجزای نبض تین ہین ایک اجزا باعتبار نبضات کے یعنی جتنے قرعے نبض کے
مثلاً باہم یکسان معلوم ہوون دوسرے اجزا باعتبار اجزای نبضۂ واحدہ کے یعنی چار اونگلیون کے
سرون کے نیچے اجزا نبض کے یکسان دکھلائی دین تیسرے اجزا باعتبار اجزای جزو نبضۂ واحدہ کے یعنی ہر ایک
اونگلی کے اجزا کے نیچے اجزا نبض کے یکسان ہوین یہ تینون مراتب استوا کے اکٹھا نبض مین حاصل ہون
تو اوسکو نبض مستوی حقیقی کہتے ہین دلالت کرتی ہی یہ نبض اعتدال مزاج پر اور اگر تینون مرتبون مین
نبض مین اختلاف پایا جاے تو اوسکو نبض مختلف حقیقی کہتے ہین دلالت کرتی ہی یہ نبض تغیر عظیم مزاج
اور اختلاف مادۂ مرض پر اور جو بعض مرتبے مین استوا اور بعض مین اختلاف ہو تو ایک اعتبار سے
مستوی اور ایک اعتبار سے مختلف کہلائیگی اور دلالت اسکی بھی مختلف ہی اعتدال اور غیر اعتدال
مزاج پر حیثیت مختلف سے اور استوا اور اختلاف نبض مین اکثر پانچ جنسون مین ہوتا ہی اور جنسین ہی
نبضون تک ظاہر ہو جاتا ہی ایک جنس مقدار دوسری جنس قوت وضعف تیسری جنس زمانۂ حرکت
چوتھی جنس زمانۂ سکون پانچوین جنس قوام اگر استوای نبض ان پانچ جنسون مین باعتبار تینون مرتبون کے
پایا جاے تو اوسکو نبض مستوی حقیقی مطلق کہتے ہین اور جو اختلاف اسیطرح نظر آئے تو اوسکو نبض
مختلف حقیقی مطلق کہتے ہین اور باقی جنسون مین اعتبار استوا اور اختلاف کا اگرچہ ہو سکتا ہی لیکن
بعضی مین ادراک دشوار ہی اور بعضی مین زمانۂ دراز مین اختلاف حاصل ہوتا ہی جیسے جنس وزن
کہ اختلاف اسمین معلوم کرنا دشوار ہی بلکہ سرے سے وزن خود ادراک مین نہین آتا اور اختلاف جنس
امتلا اور خلا مین معلوم کرنا اگرچہ مشکل نہین لیکن زمانۂ دراز کے بعد ہوتا ہی **فائدہ** اختلاف اجزای
نبضۂ واحدہ اور اجزای جزو نبض کا محض تجویز عقلی نہین ہی بلکہ وقوعی ہی یعنی ظاہر ہوا کرتا ہی اور
دلیل عقلی یہ ہی کہ معلوم ہو چکا ہی کہ حرکت شریان کی طبعی ہی ممکن ہی کہ بسبب اختلاف مادے کے
یا بسبب کسی دوسرے امر کے کہ ایک جگہہ شریان مین جو حرکت اوس جگہہ شریان کی متغیر ہو بہ نسبت
دوسری جگہہ کے جو اوسکے قریب ہی اور فساد مادے سے خالی اور نبض مختلف خواہ مختلف
حقیقی ہو خواہ مختلف غیر حقیقی اوسکی دو قسمین ہین باعتبار انتظام اور غیر
انتظام کے جالینوس نے ان دونون قسمون کو علحدہ جنس قرار دیا ہی اور لکھا ہی کہ
جنس دسوین انتظام اور غیر انتظام ہی یعنی اختلاف نبض مین اگر ایک حال پر قائم رہے

جنس دسوین

ہو تو اوسکو نبض مختلف منتظم کہتے ہین دلالت کرتی ہی یہ نبض یکسان ہونے تغیر مزاج پر اور اگر اختلاف کا ایک
حال نرہے بلکہ بدلتا جاے تو اوسکو نبض مختلف غیر منتظم کہتے ہین دلالت اسکی کمال تغیر مزاج اور حرارت پر ہی

بیان نبض مرکب کا

جو نو قسمین باعتبار طول عرض عمق کے نبض بسیط مین مذکور ہوین اونکی ترکیب سے نبض مرکب کی
ستائیس قسمین ثنائی اور ستائیس قسمین ثلاثی حاصل ہوتی ہین موافق ان دو نقشون کے
ثنائی وہ جسمین دو قطرون کا لحاظ ہو اور ثلاثی وہ جسمین تین قطرون کا لحاظ ہو

نقشہ نبض مرکب کا باعتبار دو قطرون کے

طویل عریض	طویل ضیق	طویل معتدل	قصیر عریض	قصیر ضیق	قصیر معتدل	معتدل عریض	معتدل ضیق	معتدل معتدل
طویل مشرف	طویل منخفض	طویل معتدل	قصیر مشرف	قصیر منخفض	قصیر معتدل	معتدل مشرف	معتدل منخفض	معتدل معتدل
عریض مشرف	عریض منخفض	عریض معتدل	ضیق مشرف	ضیق منخفض	ضیق معتدل	معتدل مشرف	معتدل منخفض	معتدل معتدل

نقشہ نبض مرکب کا باعتبار تین قطرون کے

طویل عریض مشرف	طویل عریض منخفض	طویل عریض معتدل	طویل ضیق مشرف	طویل ضیق منخفض	طویل ضیق معتدل	طویل معتدل مشرف	طویل معتدل منخفض	طویل معتدل معتدل
قصیر عریض مشرف	قصیر عریض منخفض	قصیر عریض معتدل	قصیر ضیق مشرف	قصیر ضیق منخفض	قصیر ضیق معتدل	قصیر معتدل مشرف	قصیر معتدل منخفض	قصیر معتدل معتدل
معتدل عریض مشرف	معتدل عریض منخفض	معتدل عریض معتدل	معتدل ضیق مشرف	معتدل ضیق منخفض	معتدل ضیق معتدل	معتدل معتدل مشرف	معتدل معتدل منخفض	معتدل معتدل معتدل

دلالت ہر ایک قسم کی اس نبض مرکب سے احوال بدن پر قیاس کرنا چاہیے دلالت اقسام نبض بسیط سے
یعنی مثلاً مرکب ثنائی مین جو دو بسیط ہون اون دونون کی جو دو دلالت اقسام بسیط سے سمجھ

ہونا چاہیے ایساہی مرکب ثلاثی ہین **فائدہ** ایک قسم نقشہ اول سے نام اوسکا غلیظ ہی نبض غلیظ اوسکو
کہتے ہین جسمین عرض اور عمق زائد ہو درجۂ اعتدال سے اور دوسری قسم جو اوسکے مقابل ہی نام
اوسکا دقیق ہی نبض دقیق اوسکو کہتے ہین جسمین یہ دونون قطر درجۂ اعتدال سے گھٹے ہوئے ہون
اور ایک قسم دوسرے نقشہ سے نام اوسکا عظیم ہی نبض عظیم وہ ہی جسمین تینون قطر بڑھے ہون حد
اعتدال سے اور دوسری قسم جو مقابل اسکے ہی نام اوسکا صغیر ہی نبض صغیر وہ ہی کہ جسمین تینون قطر
گھٹے ہوئے ہون **فائدہ** نبض عظیم کے لیے تین امر لازم ہین ایک حرارت کا زائد ہونا دوسرے جرم
نبض کا ملائم ہونا تیسرے قوت کا قوی ہونا ان تین امر سے جو ایک بھی نپایا جاویگا عظم نبض حاصل
ہوگا اور واسطے صغر نبض کے خلاف ان تین امر کا ہونا لازم ہی یعنی برودت کا غالب ہونا اور جرم
نبض کا صلب ہونا اور قوت کا ضعیف ہونا اور کبھی صغر نبض بسبب دب جانے قوت کے ثقل امتلای غذائی
یا امتلای خلط فاسد متعفن سے حاصل ہوتا ہی اور اسکو نبض منضغط کہتے ہین **فائدہ** حرارت بڑھنے کے تین
درجے نبض مین مقرر کیے ہین پہلا درجہ نبض عظیم مین ہوتا ہی دوسرا درجہ سریع مین تیسرا درجہ متواتر مین

بیان باقی قسمون نبض مرکب کا

نبض غزالی غزال ہرن کے بچے کو کہتے ہین حرکت اس نبض کی ہرن کی جست کے مشابہ ہوتی ہی یعنی
جسطرح ہرن درمیان جست کے پانون کو زمین پر تھوڑا جماکر چوکری بھرتا ہی اسطرح اس نبض مین
ہر دو ایک قرعے کے درمیان مین تھوڑا سکون لاحق ہوتا ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ یہ نبض مختلف ہوتی ہی
سرعت اور بطو اور تقدم اور تاخر مین اسطرح کہ پہلا انبساط ابھی پورا نہین ہوتا کہ سکون تھوڑا سا
پیدا ہوکر دوسرے انبساط سے قرعہ حاصل ہوتا ہی جو اجزا کہ پہلے انبساط مین اونگلی کو قرعہ دیتے ہین
سریع ہوتے ہین اور مقدم اور جو اجزا کہ باقی رہ گئے اول قرعے مین اور دوسرے قرعے مین اونگلی تک
پہونچتے ہین وہ بطی ہین اور موخر یعنی ہین اختلاف سرعت اور بطو اور تقدم اور تاخر کے سبب
اسکا افراط حرارت ہی کہ نبض بسبب شدت حاجت ترویح کے کہ ایک انبساط مین حاصل نہین ہوئی
مسافت انقباض اور سکون مرکزی کو بسرعت طی کرکے دوسرے انبساط سے ترویح کامل حاصل کرتی ہی
نبض مطرقی مطرقہ ہتوڑے کو کہتے ہین طرز اس نبض کا ہتوڑے کی ضرب کا ہی جسوقت
ہلکے ہاتھ سے نہائی پر ٹھونکا جائے اسوقت مین ایک چوٹ کے بعد تھوڑا تھوڑا اچھل جاتا ہی

اور دوسری چوٹ بلکہ کبھی تیسری چوٹ بھی خود بخود اوس سے لگ جاتی ہی اسیطرح یہ نبض بھی ایک قرعے کے
بعد ایک قرعہ ہلکا یا دو قرعے ہلکے اونگلی کو دیتی ہی جالینوس کا قول ہی کہ تین قرعے ایک پہلا بڑا اور
دوسرا ہلکا اور تیسرا اوس سے بھی ہلکا مین نے مشاہدہ کیے ہین **فائدہ** اطبا کا اختلاف ہی
کہ نبض مطرقی ایک نبض ہی یا دو نبض بعضے اسکو ذو القرعتین کہتے ہین یعنی ایک نبض دو قرعے
والی اور بعضے جیسے شیخ الرئیس اسکو دو نبض شمار کرتے ہین ایک قوی دوسری ضعیف تین حال مین نبض مطرقی ہوتی
ہی ایک یہ کہ قوت قوی اور حاجت شدید اور جرم نبض کا صلب ہو کہ ایک مرتبہ اجزا نبض کے بسبب
صلابت کے انبساط کامل کو نہین پہونچتے اور ترویح حاصل نہین ہوتی قوت شریانی دوسری
مرتبہ اجزای نبض کو ساتھہ قوت تمام کے پورے انبساط پر لاتی ہی اور دوسرے یہ کہ قوت ضعیف ہو
کہ مرتبۂ انبساط کامل پر قادر نہین ہوتی تھوڑی استراحت عین حرکت مین کرتی ہی بصرفی الفور
بسبب باقی رہنے حاجت کے دوبارا باقی انبساط کو پورا کرتی ہی اور تیسرے پیش آجانا کسی امر قوی
خارجی کا ہی وقت انبساط نبض کے کہ طبیعت دفعۃً اودہر مصروف ہو جائے اور حرکت طبعی مین
فتور واقع ہو جیسے اکثر وقت خوف حرکت تنفس مین فتور پڑجاتا ہی اور دم رکتا ہی اسیطرح وقت
خوف قوی کے یا پیش آجانے کسی دوسرے امر عجیب کے کہ طبیعت دفعۃً متوجہ اوسطرف ہوجاتی ہی اور حرکت
وقت انبساط نبض کے
انبساطی سے باز رہتی ہی کہ وہ سکون محسوس ہوتا ہی پھر واسطے حاصل کرنے ترویح کامل کے
فی الفور اوس انبساط ناقص کو پورا کرتی ہی اور یہ دوسرا قرعہ معلوم ہوتا ہی لیکن اس تیسری صورت مین
ہر نبضہ مطرقی نہین ہوتا جتنی دیر تک وہ سبب قائم رہے اوتنی دیر تک نبض مین فتور رہتا ہی
بخلاف دو صورتون اول کے کہ ہر نبضہ مطرقی ہو سکتا ہی **نبض ذو الفترہ** معنی اوسکے ٹھہرجانے
کے ہین یہ نبض چلتے چلتے دفعۃً ٹھہر جاتی ہی بقدر دو سکون کے تفصیل اسکی یہ ہی کہ بعد چند
قرعے کے عین توقع حرکت مین سکون واقع ہو اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ بعد حرکت انبساطی
یا حرکت انقباضی کے سکون زیادہ حاصل ہو اتنی دیر تک کہ زمانہ حرکت کا اوسمین آجائے دوسری صورت
یہ کہ سکون زائد واقع نہو بلکہ حرکت ایسی ہو کہ ادراک اوسکا نہو سکے پہچان اوسکی یون ہو سکتی ہی
کہ اونگلی کو خوب دبانے سے ایک حرکت خفیف معلوم ہو سبب اس نبض کا ضعف قوت ہی کہ واسطے
استراحت کے بعد چند نبضے کے قوت حرکت دینے نبض سے باز رہتی ہی اور یا حرکت دیتی ہی

اگر ضعیف کر ادراک اوسکا نہین ہوتا یہ ضعف اگر کم ہی تو بہت قرعات کے بعد سکون واقع ہوا کریگا اور اگر ضعف زیادہ ہی تو ہر چار پانچ یا زیادہ قرعون کے بعد سکون واقع ہوگا چنانچہ مس مولف نے خود دیکھا ہی

نبض واقع فی الوسط معنی اوسکے پیدا ہوتا حرکت جدید کا بیچ مین یعنی یہ نبض بعد تمام ہونے انبساط جب حرکت انقباضی کیطرف مائل ہوتی ہی قبل تمام ہونے سکون معمولی کے اور حاصل ہونے قرعہ نبضہ ثانی کے بعد اوسکے بیچ مین فوراً ایک قرعہ جدید کرلیتی ہی کہ وہ قرعہ عین زمانہ سکون مین معلوم ہوتی ہی حال اسکا مشابہ سکون نبض ذو الفترہ کے ہی جیسا اوسمین سکون بجای حرکت کے واقع ہو جاتا ہی اسمین حرکت بجای سکون کے واقع ہوا کرتی ہی سبب اسکا زیادتی حرارت کی ہی کہ نبض غیر وقت حرکت مین واسطے شدید ہوجانے حاجت ترویح کے حرکت جدید کرلیتی ہی اور سرعت اس نبض کو لازم ہی +

نبض منشاری منشار آری کو کہتے ہین اندازا اس نبض کا مشابہ دندانہ منشار کے ہوتا ہی بسبب مختلف ہونے اجزای نبض کے صلابت اور لین اور عظم اور صغر یا سرعت اور بطؤ یا تواتر اور تفاوت مین اسباب اس اختلاف اجزا کے دو امر مین ایک یہ کہ مادہ مختلف القوام عفن اور نضیج اور خام رگ شریانی مین داخل ہو جس جس جگہہ مادہ عفن یا نضیج پایا جائیگا وہ اجزا نبض کے نرم اور بسبب حرارت عفونت کے عظیم یا سریع یا متواتر محسوس ہونگے اور جہان جہان مادہ خام یا غیر عفن ہوگا وہان کے اجزا صلب اور صغیر یا بطی یا متفاوت نظر آئینگے دوسرا امر منشاریت کا ورم حار ہی جو اعضای عصبانی مین واقع ہو جیسے ذات الجنب سبب اسکا یہ ہی کہ تشریح سے ثابت ہی کہ نبض مرکب ہی دو جھلیون داخلی اور خارجی آور غشا یعنی جھلی مرکب ہی ریشہ رباطی اور ریشہ عصبی سے جسوقت ورم حار کسی عضو عصبانی مین واقع ہو کھنچاؤ ان ریشون مین پڑتا ہی جو ریشے عصب شریان کے اس غشا سے علاقہ رکھتے ہین وہ بھی کھنچتے ہین اور تمدد سے بعض اجزای نبض مین صلابت ظاہر ہوتی ہی اور بعض اجزا جو علاقہ نہین رکھتے وہ بدستور اپنے حال پر نرم رہتے ہین اور اس اختلاف صلابت اور لینت انقباض اور انبساط نبض مین بھی اختلاف پڑتا ہی اجزای صلب انقباض اور انبساط تام قبول نہین کرتے وہ صغیر بطی یا متفاوت محسوس ہوتے ہین اور اجزای نرم مین انقباض اور انبساط بخوبی حاصل ہوتا ہی وہ بسبب حرارت ورم کے عظیم یا سریع یا متواتر معلوم ہوتے ہین **نبض موجی** موج پانی کی لہر کو کہتے ہین اجزا اس نبض کے نرم اور مختلف ہوتے ہین عظم اور صغر اور شہوق اور عرض مین ساتھ امتلا کے جیسے

پانی مین کوئی چیز سخت ڈالنے سے لہرین پیدا ہوتی ہین کہ پہلی بڑی اور چوڑی و بھری ہوئی اور باقی پچھلین درجہ بدرجہ چھوٹی اور پرعلین نظر آتی ہین سبب اسکے دو ہین ایک ضعیف ہونا قوت کا کہ یکبارگی اجزای نبض کو تمام و کمال انبساط حاصل نہین ہوتا اور دوسرا سبب نرم ہوجانا جرم نبض کا ہی بسبب کثرت رطوبت کے امراض رطوبی مین علی یا ورم مین جو اعضای نرم مین مثل دماغ کے واقع ہو یا بعد حمام کے تھوڑی دیر جبتک بخارات حمام کا اثر بدن مین باقی رہے یا وقت دفع ہونے رطوبت کے جلد کیطرف جیسے تپ مین وقت پسینے کے اور کثرت شراب خوری مین بھی نبض موجی ہوجاتی ہی بسبب زیادتی انجرون کے جو دماغ کیطرف چڑھتے ہین اور رطوبت ہوجاتے ہین ان سب صورتون مین جرم شریان کا نہایت نرم ہوجاتا ہی اور نرم چیز کا دستور ہی کہ حرکت دینے سے اگرچہ محرک قوی ہو تمام اجزا اوسکے یکسان جنبش نہین پاتے اسیطرح جرم نبض کا جو پہلی اونگلی کے تلے ہوتا ہی اوسمین انبساط جو ایک حد پر ہوتا ہی دوسری اونگلی کے نیچے ویسا نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم اور تیسری اونگلی کے تلے دوسری سے کم اور چوتھی کے نیچے بہت کم **نبض دودی** دود کہتے ہین کیڑے کو جو اکثر مقام رطوبت ناک نجاسات مین پایا جاتا ہی حرکت اوسکی بہت سست اور نرم ہوتی ہی یہ نبض سستی حرکت اور نرمی مین اوس کیڑے کے مشابہ ہوتی ہی نبض موجی کے بہ نسبت امتلا اور شہوق اور عرض اسمین کم ہوتا ہی سبب اسکا ضعف قوت ہی بسبب سقوط **نبض نملی** نمل چیونٹی کو کہتے ہین یہ نبض چیونٹی کیطرح حرکت کرتی ہی یعنی نہایت صغیر اور متواتر اکثر دق مین پائی جاتی ہی اور تواتر اسمین بسبب شدت حاجت ترویح کے ہوتا ہی بسبب قوت کے بلکہ یہ سقوط قوت پر دلالت کرتی ہی **نبض ذنب الفار** معنی ذنب کے دُم کے ہین اور فار چوہے کو کہتے ہین یعنی نبض چوہے کی دم کیطرح مختلف الاجزا ایک طرف سے زائد اور دوسری طرف سے ناقص ہو اور بیچ مین اجزا اوسکے طرف زائد سے ایک سے ایک ناقص گھٹتے ہوئے معلوم ہون خواہ باعتبار نبضہ واحدہ کے یعنی ہر انبساط مین اجزا شریان کے اسطرح نظر آئین اور خواہ باعتبار نبضات کے یعنی ایک نبضہ سراسر زائد یا سراسر ناقص اور بعد اوسکے ہر نبضہ ایک ایک سے مائل زیادتی یا کمی مین پایا جائے اور خواہ باعتبار ہر جزو اجزای شریان کے ہو یعنی ہر ہر اونگلی کے اجزا کے نیچے اجزا نبض کے زیادتی سے کمی کی طرف یا کمی سے زیادتی کیطرف مائل پائے جائین اور یہ اختلاف نبض ذنب الفار کا پانچ چیز مین اکثر لیا جاتا ہی ایک عظم و صغر مین دوسرے قوت و ضعف مین

تیسرے سرعت و بطوءمین چوتھے تواتر اور تفاوت مین پانچوین صلابت اور لین مین لیکن ذنب الفار
نام واسطے نبض کے خاص اختلاف عظم وصغر سے رکھا گیا ہی اسواسطے کہ مشابہت چوہے کی دم کی
کہ ایک طرف سے موٹی اور پھر اجزا ایک سے ایک باریک اخیر تک معلوم ہون خاص عظم وصغر کے
زیادتی اور کمی مین حاصل ہوتی ہی آب جاننا چاہیے کہ حال زیادتی اور کمی کا نبض مین تین طرح پر ہی
ایک یہ کہ نبض مرتبہ عظم سے مثلاً گھٹتے گھٹتے ایک حد صغر تک پونہچے یا مرتبہ صغر سے بڑہتے بڑہتے
ایک حد عظم تک پونہچے اور اسی حال پر ثابت رہے اسکو ذنب ثابت بھی کہتے ہین دوسرے یہ کہ ایسی حد
صغر تک پونہچے کہ نامحسوس ہوجائے اسکو ذنب منقضی بھی کہتے ہین تیسرے یہ کہ جسطرح سے
گھٹے اوسیطرح سے بڑھے اسکو ذنب راجع بھی کہتے ہین **فائدہ** کبھی حد عظم اور حد صغر مین تفاوت
اور تجاوز بھی ہوجاتا ہی اسکی چار صورتین حاصل ہوتی ہین ایک یہ کہ حد عظم اول سے دوسری مرتبہ
عظم مین تجاوز کرجائے دوسرے یہ کہ حد عظم اول سے دوسری مرتبہ تفاوت ہوجائے تیسرے یہ کہ حد صغر
اول سے دوسری مرتبہ تجاوز کرے یہانتک کہ نامحسوس ہوجائے جیسے ذنب منقضی چوتھے یہ کہ حد
صغر اول تک نہ پہونچ کے بڑھنے لگے سبب نبض ذنب الفار کا ضعف قوت ہی اور زور کرنا
طبیعت کا انبساط مین اور پھر استراحت کیطرف مائل ہونا لیکن نبض منقضی نہایت اردی ہی اور نبض
ثابت بھی ردی ہی مگر اوس سے کم اور ذنب راجع اسلم ہی **نبض مسلی** مسل نکلنے کو کہتے ہین شکل
اس نبض کی مثل تکلے کے معلوم ہوتی ہی طرفین مین ناقص اور بیچ مین زائد یہ نبض صغیر ہوتی ہی
وقت انبساط کے دونون جانب مین اور عظیم ہوتی جاتی ہی دونون طرف یہانتک
کہ بیچ مین ایک حد عظم پر آجاتی ہی سبب اسکا ضعف قوت ہی کہ انبساط تام حاصل نہین ہوتا فقط بیچ کا جزو
نبض مین منبسط ہوتا ہی اور باقی اجزا جو متصل اور قریب ہین تھوڑے اوبھرتے ہین اور اول اور آخر کے
اجزا کو اور قوت کا کفایت نہین کرتا **نبض عمیق** یعنی گہری خلاف نبض مسلی کے اس نبض مین عظم وقت
انبساط کے اول اور آخر مین پایا جاتا ہی اور بیچ مین صغر رہتا ہی سبب اسکا بھی ضعف قوت ایک طرح
خاص سے ہی لیکن یہ نبض نادر الوجود ہی **نبض مرتعش** یعنی حرکت لرزنے اور کانپنے کی نبض مین معلوم
ذکر اسکا خارج الوزن مین ہوچکا ہی **نبض ملتوی** یعنی بل کھاتی ہوئی حال اس نبض کا ایسا معلوم
ہوتا ہی جیسے تاگا خوب بٹا ہوا وقت چھوڑ دینے کے بل کھائے یہ بھی مثل نبض مرتعش کے

نہایت اردو ہی خارج الوزن مین داخل ہی **نبض متوتر** یعنی نبض مثل ڈورے کے کھنچی ہوئی معلوم ہو
حال اسکا قریب نبض ملتوی کے ہی انبساط اسکا ملتوی سے بھی کم ہوتا ہی اور صلابت اور کھنچاؤ
اوس سے ظاہر تر غلبہ یبوست پر دلالت کرتی ہی **نبض ثابت** یہ نبض باریک اور صلب تنی ہوئی
ہوتی ہی گویا کہ حرکت ہی نہین امراض شدید الیبوست مین مثل دق اور ذبول کے پائی جاتی ہی **نبض متشنج**
انداز اس نبض کا مثل ڈورے تنے ہوئے کے ہوتا ہی ساتھ اختلاف اجزا کے تقدم اور تاخر مین
تھوڑا اصغر اور صلابت لیے ہوئے دلالت کرتی ہی یہ نبض پیدا ہونے تشنج پر ظاہر ہی
کہ جب تشنج کا اعصاب مین پہونچنے والا ہو پہلے اثر اوسکا باریک ریشون مین شروع ہوتا ہی
اور جرم نبض کا مرکب دو جھلیون باریک سے ہی اثر تشنج کا قبل پیدا ہونے کے اور
اعضای بدن مین اسمین پہلے واقع ہوگا لیکن یہ امر دلالت کرتا ہی رداءت قوام نبض پر

بیان مرد و عورت کی نبض کا

نبض مرد کی بہ نسبت عورت کے قوی عظیم متفاوت بطی ہوتی ہی سبب قوت اور عظم کا ظاہر ہی کہ مرد
قوی الخلقت ہی بہ نسبت عورت کے اور ساتھ اسکے جرم نبض کا عاصی نہین اور سبب تفاوت اور بطو کا
یہ ہی کہ کشش ہوا کی حرکت انبساطی مین بسبب غلبہ قوت کے بخوبی حاصل ہوتی ہی ترویح حرارت دل کی
اوس سے کامل ہوتی ہی عظم مین حاجت ترویح کی دفع ہوجاتی ہی نوبت سرعت اور تواتر کی پہونچنے نہین پاتی ہی اور دفع
بخارات بھی حرکت انقباضی مین بالتمام ہوتا ہی سکون کامل واسطے استراحت کے قوت کو لاکلام ہوتا ہی یہ سبب ہی
جو زمانہ حرکت و سکون کا مردون مین طویل ہوتا ہی بخلاف عورتون کے کہ اونمین زمانہ حرکت سکون کا قلیل ہوتا ہی

بیان نبض کا بحسب سن کے

نبض لڑکے کی بالغ سے سریع اور متواتر ہوتی ہی اور عظم مین بہ نسبت بالغ کے معتدل اور بہ نسبت اپنے
جثّے کے عظیم ہوتی ہی اور نبض بالغ کی بہ نسبت سن طفولیت کے قوی ہوتی ہی اور جسقدر سن جوانی کیطرف بڑھے
اوسقدر قوت اور عظم بڑھتا ہی اور نبض کہول یعنی صاحب سن وقوف کی بہ نسبت جوان کے مائل بصغر اور عظم اور قوت مین
برابر اوسکے ہوتی ہی اور نبض شیخ کی ضعیف اور متفاوت ہوتی ہی ساتھ لین کے بسبب غلبہ رطوبت غیر طبعی بلغمی

بیان نبض کا بحسب مزاج کے

جسکا مزاج طبعی گرم ہو اور قوت قوی اور جرم نبض کا ملائم ہو نبض اوسکی قوی عظیم ہوگی اور اگر

حرارت غیرطبعی ہو اگرچہ زیادہ ہو نبض ضعیف ہوگی اور نبض مزاج سرد کی صغیر یا متفاوت یا بطی ہو اور فوق
اندازۂ برودت اور قلتِ حاجت اور صلابت اور نرمی جرم نبض کے اور نبض مزاج رطب کی یا
موجی یا عریض ہوتی ہی اور نبض مزاج خشک کی اکثر دقیق اور صلب ہوتی ہی اور اگر ساتھ خشکی کے قوت بھی ہو
اور حرارت زائد تو نبض ذوالقرعتین یا متشنج یا مرتعش ہو جاتی ہی فائدہ اگر مزاج نصف بدن کا طولاً گرم ہو اور
نصف بدن کا سرد مثل فالج کے ویسی ہی نبض بھی ایکطرف میں حرارت لیے ہوئے اور ایکطرف میں سرد ی لیے ہوئے ہوگی

بیان نبض لاغر اور فربہ کا

نبض لاغر کی عظیم اور بطی ہوتی ہی بہ نسبت فربہ کے اور نبض فربہ کی بہ نسبت لاغر کے صغیر اور سریع ہوتی ہی
لیکن اگر فربہی زیادتی گوشت سے ہو تو سرعت اور قوت زیادہ ہوگی بہ نسبت اوس فربہ کے کہ کثرت چربی سے ہو

بیان نبض حاملہ کا

حاملہ کی نبض عظیم اور سرعت اور تواتر میں زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت زمانۂ قبل ایام حمل کے اور قوت میں
نہ بڑھتی ہی نہ گھٹتی ہی لیکن بقدر بوجہ حمل اور ماندگی کے فی الجملہ قوت میں نقصان معلوم ہوتا ہی

بیان نبض کا باعتبار فصول اربعہ اور مزاج بلاد کے

نبض فصل ربیع اور اقالیم معتدلہ میں معتدل ہوتی ہی جاڑے میں اور قوت میں زیادہ اور گرمی کی فصل اور
اقالیم حارّہ میں نبض سریع یا متواتر ہوتی ہی ساتھ صغر اور ضعف کے اور خریف میں اور جن ملکون
میں اختلاف ہوا کا رہتا ہی نبض مختلف ہوتی ہی ضعف لیے ہوئے اور جاڑے اور سرد ملکون
مین نبض متفاوت بطی اور صغیر ہوتی ہی لیکن چونکہ مزاج گرم ہی اوسکی نبض جاڑے مین قوی ہوتی ہی

بیان نبض کا سوتے اور جاگتے مین

شروع نیند مین نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہی اور ساتھ اسکے یا متفاوت یا بطی اور بعد ہضم طعام کے
جو دیر تک سوئے تو نبض قوی ہو جاتی ہی پھر آخر خواب مین بشرطیکہ نیند معتدل المقدار ہو نبض عظیم
قوی بطی ہوتی ہی اور اگر زمانہ نیند کا اعتدال سے زیادہ گذر جاے تو صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہی
ساتھ تفاوت اور بطوء کے اور اگر فاقے پر سونے کا اتفاق ہو تو صغر اور تفاوت اور بطوء بہت ہی
اور بعد خواب معتدل کے جو جاگے تو نبض پہلے عظیم سریع ہوتی ہی بعد اوسکے ہیأت طبعی پر عود کرتی ہی
اور اگر سوتے کو دفعۃً جگائین یا ڈرائین تو نبض ضعیف ہو جاتی ہی پھر عظیم اور سریع اور کبھی

مختلف اور مرتعش ہوتی ہی جب تک کہ اثر جگانے یا ڈرنے کا باقی رہے پھر بدستور بحال ہو جاتی ہی

بیان نبض کا ریاضت مین

ریاضت معتدل مین اول نبض قوت اور عظم مین بڑھتی جاتی ہی اور آخر مین سریع اور متواتر ہو جاتی
ہی اور ریاضت جو حد سے بڑھ جائے تو نبض مین صغر اور ضعف آجاتا ہی لیکن اگر قوت قوی ہی تو
سریع ہوتی ہی اور ریاضت جو بہت بیحد کی جائے تو نبض دودی اور نملی ہو جاتی ہی

بیان نبض کا باعتبار مقدار کھانے پینے کے

مقدار معتدل کھانے مین نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہی ساتھ قوت کے اور کھانا بلا اندازہ
نبض کو مختلف غیر منتظم کرتا ہی اور کم کھانا کھانے مین نبض مائل بقوت و عظم سرعت لیے ہوئے
ہوتی ہی اور کھانا غذای حار کا گرم مزاج کو سوء مزاج گرم پیدا کرتا ہی اوس سے قوت مین
ضعف حاصل ہوتا ہی اور نبض مین ساتھ ضعف کے سرعت ظاہر ہوتی ہی اور زیادہ حرارت ہونے سے
نبض متواتر ہو جاتی ہی اور اگر مزاج اصلی بارد ہو تو غذای حار موافقت کرتی ہی اور نبض عظیم قوی
ہو جاتی ہی اور یہی حال ہی سرد مزاج کا غذای سرد کھانے سے کہ سوء مزاج بارد پیدا ہوتا ہی اور بسبب ضعف
قوت کے نبض مین صغر اور ضعف اور بطوء اور تفاوت ظاہر ہوتا ہی اور غذای حار موافقت کرتی ہی
اور قوت کو انتعاش ہوتا ہی اور پانی جو برغبت اعتدال سے پیا جاے وقت انحدار غذا کے
یا موافق عادت کے بعد کھانے کے تو نبض مین قوت پیدا کرتا ہی بدون عظم اور سرعت اور تواتر کے
اور کمی بیشی پانی کی مثل کم کھانے اور زیادہ کھانے کے ہی اور شراب کا حکم غذای لطیف سبک کا ہی

بیان نبض اورام کا

جاننا چاہیے کہ کبھی ورم سے تغیر تمام شرائین بدن مین ہوتا ہی اور کبھی شریان عضو خاص مین
جسمین ورم ہو جو ورم کہ اثر اوسکا تمام شرائین مین پہونچے وہ تین حال سے خالی نہین یا ورم
حار عظیم ہو یا ورم عضو شریف مین ہو اور تپ پیدا کرے یا ورم شدید الوجع ہو اور جو ورم کہ
اثر اوسکا فقط اوسی عضو کے نبض مین ہو وہ یہ ہی کہ ورم قریب شریان کے واقع ہو اور اثر اوسکا
شریان تک پہونچے اور تغیر نبض مین ورم سے پانچ وجہ سے ہوا کرتا ہی ایک نوعیت ورم سے
مثلاً اگر ورم حار ہی تو نبض منشاری اور کبھی مرتعش اور سریع اور متواتر ہوتی ہی اور ورم نرم مین

نبض موجی ہوتی ہی اور ورم بار دمین نبض لطی اور متفاوت ہوتی ہی اور پک جانے ورم مین منشاریت
زائل ہوتی ہی اور نبض موجیت کیطرف مائل ہوتی ہی اور حرارت کی تیزی بھی سکون پاتی ہی اسلیے
نبض سے سرعت اور تواتر مین کمی ہو جاتی ہی دوسرے مدت ورم سے تغیر نبض مین ظاہر ہوتا ہی
جیسے ابتدای ورم حار مین جو ظاہر بدن مین ہو نبض عظیم سریع متواتر قوی ہوتی ہی اور وقت تزاید کے
اسکے ساتھ صلابت نبض مین پائی جاتی ہی بسبب تمدد کے اور ارتعاش کی کیفیت نمایان
ہوتی ہی اور وقت منتہی کے صلابت اور ارتعاش مین زیادتی اور سرعت اور تواتر مین کمی ظاہر ہوتی ہی
اور جسقدر مدت ورم کی زیادہ ہوگی نبض صلب دقیق اور سریع اور ضعیف و متواتر ہوتی جائیگی یہانتک
کہ آخر نبض نملی ہو جائیگی لیکن ورم اگر نضج پا کر پک جائیگا تو بعد پہونچنے کے سب عوارض گھٹ جائینگے
اور قوت عود کر آئیگی تیسرے مقدار ورم سے تغیر نبض مین حاصل ہوتا ہی وہ اس طرح کہ ورم کی مقدار
اگر زیادہ ہو تو سب عوارض مین زیادتی ہوتی ہی اور اگر مقدار کم ہی تو عوارض مین بھی کمی ہوتی ہی چوتھے
باعتبار عضو متورم کے تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہی مثلا اگر ورم عضو عصبانی مین ہو جیسے معدہ یا امعا
وغیرہ تو نبض صلب منشاری ہوتی ہی اور اگر ورم اوس عضو مین ہو جسمین شرائین زیادہ ہین جیسے ریہ اور
طحال نبض عظیم مختلف ہوتی ہی اور جسمین اوردہ زیادہ ہین جیسے جگر تو نبض مین عظم اور اختلاف بہ نسبت عضو
شریانی کے کم ہوتا ہی پانچوین بحسب طبع عضو کے تغیر نبض مین ہوتا ہی جیسے ورم حجابی اور ورم معدہ مین نبض مثل
نبض غشی اور تشنج کے ہوتی ہی بسبب ادراک درد کے اور ورم ریہ مین نبض مثل نبض مخنوق کے ہوتی ہی بسبب رکنے
دم کے اور ورم جگر مین نبض مثل نبض مدقوق کے ہوتی ہی بسبب بند ہونے راہ کیلوس کے اور نہ پہونچنے غذا کے اعضا مین

بیان نبض اعراض نفسانی کا

نبض وقت خوشی کے عظیم متفاوت ہوتی ہی اور وقت غم و رنج کے صغیر ضعیف متفاوت یا بطی ہوتی ہی
اور وقت خوف ناگہانی کے سریع مرتعش مختلف اور مضطرب ہوتی ہی اور غیر ناگہانی مین صغیر اور
ضعیف ہوتی ہی اور وقت غصے اور غضب کے عظیم شاہق سریع متواتر ہوتی ہی اور جسوقت غضب اور
خوف یا خجالت اکٹھا ہو یا واسطے تسکین غضب کے تکلف کیا جاے تو اکثر نبض مختلف اور کبھی عظیم ہوتی ہی

بیان نبض کا امراض مین

سرسام حار مین نبض صغیر ضعیف صلابت کے ساتھ موجیت لیے ہوے ہوتی ہی اور جسوقت

تپ کا زور ہو عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہی اور نہایت شدت مین ساتھ عظم و صغر کے مرتعش اور مختلف
ہوتی ہی سرسام بارد مین نبض متفاوت بطی موجی ہوتی ہی صداع حار مین سریع متواتر ہوتی ہی
صداع بارد مین متفاوت بطی ہوتی ہی جنون مین پہلے سریع اور قوی اور آخر مین صغیر صلب
ضعیف ہوتی ہی عشق مین غیر منتظم اور وقت وصال معشوق کے یا وقت سننے نام یا آواز معشوق کے
عظیم اور معتدل ہو جاتی ہی لقوے مین اگر استرخائی ہو متفاوت اور اگر تمددی ہو صلب ہوتی ہی
فالج مین موجی ضعیف متفاوت بطی ہوتی ہی اور اگر قوت ضعیف ہو تو نبض بھی ضعیف غیر منتظم
ہوتی ہی صرع مین اگر مادہ بلغمی ہو تو نبض متفاوت بطی ہوتی ہی اور اگر مادہ سوداوی ہو تو صلب
صغیر ہوتی ہی سکتے مین نبض موجی ہوتی ہی حمای یوم مین مائل بعظم و تواتر ہوتی ہی اور کبھی
جو مختلف ہوتی ہی تو انتظام باقی رہتا ہی اور اگر غیر منتظم پائی جاے تو جاننا چاہیے کہ حمای یوم نہین ہی
حمای عفنی مین اول باری مین منخفض صغیر سریع مختلف ہوتی ہی اور وقت شدت کے عظیم ہو جاتی
ہی غب غیر خالص مین ضعیف صغیر مختلف ہوتی ہی اور درمیان تپ کے عظیم ہوتی ہی لیکن
غب خالص سے کم شطر الغب مین پہلے مختلف منخفض ہوتی ہی پھر مائل بعظم ہو جاتی ہی
حمای بلغمی مین پہلے منخفض صغیر ضعیف متفاوت ہوتی ہی پھر متواتر مختلف ہو جاتی ہی حمای مطبقہ
مین جو غیر عفنی ہو نبض ممتلی لیکن عظیم قوی اور ساتھ عظم کے سریع ہوتی ہی اور عفنی مین عظیم سریع
مختلف ہوتی ہی ربع مین جو مادہ بلغمی سے سودا حاصل ہوا ہو تو نبض نرم بطی ہوتی ہی ربع
صفراوی مین سریع متواتر ہوتی ہی ربع دموی مین عظیم لیکن ہوتی ہی ربع سوداوی مین
صلب صغیر ہوتی ہی یہ سب امور نبض کے امراض مین اول سے آخر تک ہر مرض کی راہ سے ایسے ہی
اکثر ہوتے ہین لیکن جو اور لواحقات کوئی امر شامل ہو تو تخالف بھی ان امور مین ہو سکتا ہی

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ تالیف اس رسالہ نبض سے فراغ حاصل ہوا آخر ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۷۶ ہجری
مین تمام اور کامل ہوا اب اسکے بعد تالیف رسالہ قارورہ کا اہتمام ہی اللہ کی
درگاہ سے توفیق کی طلب ہی کہ موقوف اوسپر بندونکا
ہر کام ہی و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

رسالہ قارورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا اللہ کی شان ہی ✤ جسمین عقل بشر حیران ہی ✤ اس عالم مین عجب عجب صورتین بنا مین ✤ نعمتین طرح طرح کی دکھلائین ✤ اپنے بدنمین آدمی غور کرے کہ کیا کیا رنگ دکھلایا ہی ✤ ہر ہر عضو کو جدا جدا کس انداز سے بنایا ہی ✤ سارے جہانمین احوال جو شب و روز گذرتا ہی ✤ وہ اس قالب خاکی مین ہر دم اور ہر آن ہوا کرتا ہی ✤ بعضے اعضا کو مثل امرا اور بادشاہ کے شرف دیا ✤ اور بعض کو محتاج اور کم حقیقت کیطرح ہلی و قر کیا ✤ دل و دماغ و جگر کو مبدا ارواح فرمایا ✤ اور گردون اور مثانے اور انتون کو مدفع بول و براز بنایا ✤ سبحان اللہ کیا انتظام ہی ✤ حیرت اور بیخودی کا مقام ہی ✤ بڑی نعمت عظمی نور ایمان ہی ✤ جسکا رہنما رسول مقبول اور قرآن ہی ✤ قربان اوس رسول برحق کے جسکے سبب سے یہ تودہ خاک ظلمانی نورانی ہوا ✤ اوسیکے بدولت اشرف المخلوقات یہ جامہ انسانی ہوا اللھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **سبب تالیف** رسالہ اندنون فرمایش جناب مخدومی معظمی **محمد عبد الرحمن خان صاحب** بن حاجی محمد روشن خان مغفور کی اسطرح ہوئی کہ ایک رسالہ بول زبان اردو مین بیان ہو ✤ تا اس زمانے مین کہ کساد بازاری علم کی ہی لوگون کے سمجھنے کے لیے آسان ہو ✤ لہذا کمترین خلائق لکھنوی مولد محمد حسن نے مسائل ضروریہ کلیہ کتب طبیہ سے بیان بول مین اردو کیے ✤ واسطے نفع عوام کے چند اوراق مین لکھدیے ✤ اب اپنی یہ التجا ہی کہ جو شخص اس رسالے سے نفع اوٹھائے ✤ صاحب فرمایش اور مولف کو بدعای خیر یاد فرمائے ✤ مقدمہ شامل اوپر کئی فائدون کے



فائدہ بول لفظ عربی ہی ✤ پیشاب اوسکی ہندی ہی ✤ اصطلاح اطبا مین تفسرہ بھی اسکا نام ہی ✤ اسواسطے کہ ظاہر کرنا احوال بدن اسکا کام ہی ✤ اور قارورے کے اصل معنی شیشے کے ہین ✤ لیکن مجازاً اطلاق قارورے کا بول پر کرتے ہین ✤ وجہ اسکی یہ ہی کہ جب بول رکہنے کے واسطے شیشہ مقرر کیا ✤ تو عرف اطبا مین قارورہ بول کا نام رکھ لیا ✤ **فائدہ** چاہیے کہ شیشہ جسمین بول کو رکہین سفید و شفاف ہو ✤ اور بول لائق اعتبار کے وہ ہی کہ گرد و غبار سے پاک و صاف ہو **فائدہ** شیشہ بول مثانے کیصورت بنایا جاوے ✤ تا بول جسطرح مثانے مین تہا ویسا ہی اسمین نظر آوے ✤ لیکن اتنا بڑا ہو کہ تمام و کمال پیشاب اوسمین سما سکے ✤ اور تہوڑی جگہہ بھی خالی رہے تا بول اوسمین حرکت پا سکے ✤ **فائدہ** اور وقت لینے بول کا جب ہی کہ آدمی خواب معتدل سے بیدار ہو ✤ اور قبل کہانے پینے کے پیشاب کرے ✤ تا قابل اعتبار ہو ✤ **فائدہ** چھ گہڑی کے بعد پیشاب اعتبار سے گذر جاتا ہی ✤ گرمی مین پتلا اور جاڑے مین گاڑہا پڑ جاتا ہی ✤ اور شیخ نے ایک ساعت تک رکہنے کو حکم دیا ہی ✤ اور اس سے زیادہ بخیال تغیر ہونے رنگ و قوام کے منع کیا ہی ✤

بیان حقیقت بول کا

جاننا چاہیے کہ بول کیا ہی ✤ وہ یہی پانی پیا ہوا ہی ✤ کہ بعد پکنے غذا کے جگر مین ایک مقدار کثیر اوسکا اخلاط سے منفصل ہوتا ہی ✤ اور نیچے کی رگ مین سے پہلے گردونمین پہر رگونمین کی راہ مثانے مین نازل ہوتا ہی ✤ اور تہوڑا سا اوسی کا بقیہ واسطے پتلا کرنے قوام کے خون مین ملا رہتا ہی ✤ تا باریک رگونمین خون کو بآسانی پونہچاوے ✤ اور وہ خون رقیق سارے بدنمین ہر ہر عضو تک پہونچکر جزو بدن ہو جاوے ✤ جب یہ امر تمام ہوا ✤ پہر یہ بے کام ہوا ✤ کچھ مسامات کی راہ سے جسکو پسینا کہتے ہین نکل جاتا ہی ✤ اور جو باقی رہگیا جسطرح گیا تہا بدستور پلٹ آتا ہی ✤ اور اوسی جگر کے نیچے کی رگ مین ہو کر گردون کیطرف چلا جاتا ہی ✤ یہان ایک ایک رگ ہر گردے سے نکلی ہی ✤ اور ریہ اور دل کیطرف گئی ہی ✤ ان دونون کا طالعین نام ہی ✤ غذای ریہ اور دل کے جانے کا یہی مقام ہی ✤ اس مائیت مین جو کچھ اجزای دمویہ لطیفہ کا لگاو باقی رہا ہی ✤ وہ ریہ اور دل اور گردون کی غذا ہی ✤ کچھ اسی طالعین سے ریہ اور دل کیطرف آتا ہی ✤ اور جو اوس سے بچا وہ گردون کی غذا ہو جاتا ہی ✤ پہر یہان سے پانی صرف رگین بر بخین مین گذرتا ہی ✤ اور اوسیطرح مثانے مین تہوڑا تہوڑا گرا کرتا ہی ✤ جب مثانے مین خوب جمع ہو جاتا ہی ✤ پیشاب کے مقام سے بول ہو کر باہر دفع ہو جاتا ہی ✤

اور ہر عضو کا فضلہ وقت ہضم اوسکی غذا کے جو دفع کے قابل ہوتا ہی + وہ اس بول مین شامل ہوتا ہی +
جو اوسمین لطیف اور رقیق مثل صفرا کے ہی وہ اس مائیت مین ملجاتا ہی اوس سے بول رنگین ہوتا ہی +
اور جو کثیف اور غلیظ ہی قارورے مین علیحدہ تہ نشین ہوتا ہی + جسقدر صفرا زیادہ اور تیز ہوگا
اوتنا ہی یہ بول رنگ خیز ہوگا + اور جتنا کم اور لطیف ہوگا + اوتنا رنگ بول کا ہلکا اور خفیف ہوگا +
اور اگر بلغم غلیظ کی کثرت ہوگی + قارورے مین بھی غلظت ہوگی + اور اگر بلغم مائی کی سوائی ہی + تو قارورے کا
رنگ اور قوام پانی ہی + اور کبھی بلغم غلیظ مین بسبب ضعف ہضم کے ریاح پیدا ہو جاتے ہین +
اور قارورے مین بصورت کف نظر آتے ہین + اور یہ بلغم اگر مستوی القوام ہی تو قارورہ
شفاف ہوتا ہی + والا گدلا یعنی مائیت مین اور اس فضلے مین اختلاف ہوتا ہی + +

بیان اون شرطون کا جو دلالت بول مین لازم ہین

دلالت بول کی حوال بدن پر اوسوقت معتبر ہی کہ متغیرات علاوہ شامل ہوئے ہون + امور خارجی
جنکی مثالین محتاج ہین اوپر سے حاصل ہوئے ہون + جیسے مہندی کا لگانا + یا کسی چیز رنگین کا کھانا
بقولات اور بعض ترکاری کے کھانے سے سبزی اور کاہی سے سیاہی قارورے مین ہو جاتی ہی +
اور زعفران یا املتاس یا شراب کے استعمال سے زردی اور سرخی اور جیسی شراب کی رنگت ظاہر ہوا کرتی ہی +
اسیطرح فاقہ کرنا اور بہت غصہ اور بہت جاگنا اور پیشاب کا روکنا موجب زیادتی حرارت کا ہوتا ہی +
یہ ہر ایک مرباعث حمرت اور صفرت کا ہوتا ہی + لیکن کبھی جاگنے مین جو بہت افراط ہو تو حرارت تحلیل ہو جاتی
ہی + اوسوقت قارورہ سفید ہوتا ہی اور بسبب ضعف ہاضمہ کے کدورت نظر آتی ہی + اور قبل غذا کے
جسنے پانی پیا اور بعد اسکے پیشاب کیا تو یہ پانی جگر مین کھینچ آتا ہی + اور وہان سے اعضا میل مین جا کر وصول
مین ملجاتا ہی اوسوقت قارورے کا رنگ ہلکا ہو جاتا ہی + اور بعد مباشرت کے پیشاب مین سوزش اور
وسومت ہوتی ہی + اور ثقل مین تاگون کی صورت ہوتی ہی + طبیب کو لازم ہی کہ ایسے
امور خیال رکھکر تجویز اور تشخیص کرے + بسبب ان علامتون کے مرض کے دھوکے مین پڑتے

بیان قارورے کے رنگ کا

اطبا کے نزدیک قارورے کا اصل پانچ رنگ پر انقسام ہی + پہلا زرد دوسرا سرخ تیسرا سبز چوتھا سیاہ پانچوان
سفید نام ہی + یہ پانچون رنگ اصل الاصول ہین + اور جو انکے سوا ہین وہ درجے انہین کے اور انہین مین

شمول ہین + لیکن بعضی سبز رنگ کو اصل قرار نہین دیتا ہی + بلکہ اوسکو مرکب زرد اور سیاہ سے لیتا ہی +
پہلا رنگ جو زرد ہی اوسکے چھ درجے ہین پہلا درجہ جو سب سے ہلکا ہی اوسکو تبنی کہتے ہین + تبن کہتے
ہین گھانس کو جو خشک ہو کر زرد ہو جائے + قارورہ تبنی اوسکو کہین گے جسمین اوس گھانس کا رنگ پایا جائے +
یہ رنگ برودت مزاجی پر دلالت کرتا ہی + سبب اسکا یا سوء ہضم ہی یا کثرت مائیت یا قلت صفرا ہی +
دوسرا درجہ اترجی ہی + درجہ اول سے اسمین زردی بڑھی ہوئی ہی + اترج ترنج کو کہتے ہین یعنی جو
ترنج کا رنگ جس بول مین پایا جاتا ہی + وہ قارورہ اترجی کہلاتا ہی + یہ رنگ اعتدال مزاج کی علامت
ہی + ہضم صحیح پر اسکی دلالت ہی + اور ذخیرے مین لکھا ہی کہ بول اترجی اگر رقیق القوام ہی + تو
دلیل صحت مزاج کی لاکلام ہی + اور اگر قوام مین غلظت ہی + تو خامی کی علامت ہی + اور محمد زکریا
کا اسطرح بیان ہی + کہ حالت صحت مین رنگ اترجی صحت کا نشان ہی + اور اگر مرض حادث ہی + تو یہ رنگ آگہی
دلیل فساد ہی + یعنی مادہ کسی عضو رئیس کیطرف رجوع ہوا ہی + اور وقوع ہونے سے اسطرف بول کا رنگ
ہلکا ہو گیا ہی + تیسرا درجہ اشقر ہی + دلالت اسکی حرارت اور زیادتی صفرا پر ہی + اشقر وہ زرد
رنگ کہلاتا ہی + جو زردی مین تھوڑی سرخی دکھلاتا ہی + چوتھا درجہ نارنجی ہی + یعنی
اوسمین پوست نارنج کی سی زردی اور سرخی ہی + پانچوان درجہ ناری یعنی آتشی ہی + اس
رنگ مین چمک مثل آگ کے ہوتی ہی چھٹا درجہ زعفرانی کہلاتا ہی + اسمین ریشہ زعفران کا سا رنگ
پایا جاتا ہی + اس رنگ مین بسکہ سرخی بخوبی تمام ہی + اسواسطے احمر ناصع بھی اسکا نام ہی + یہ چارون رنگ غلبہ حرارت اور
صفرا کی زیادتی پر دال ہین + لیکن بحسب مراتب کے کمی اور زیادتی مین مختلف الاحوال ہین +
دوسرا رنگ سرخ ہی جسکو عربی مین احمر کہتے ہین + اس رنگ کے اطبا نے چار درجے مقرر کیے ہین +
پہلے درجے کا نام اصہب کہا ہی + یعنی اس بول کا رنگ بھورا ہوتا ہی دوسرا درجہ وردی ہی +
یعنی اس بول کا رنگ گلابی ہی تیسرے درجے کا احمر قانی نام ہی + یعنی سرخی اسمین بخوبی تمام ہی +
چوتھا درجہ اقتم ہی + سرخی اوسمین بدرجہ اتم ہی + اور اسکی سرخی مین سیاہی غبار آلود نظر آتی ہی
جسطرح باز کی پشت پر سیاہی مغبر پائی جاتی ہی + ان چارون رنگ مین چمک ذرا نہین ہوتی + قارورے
مین شفافی اصلا نہین ہوتی + دلالت ان چارون رنگ کی غلبہ خون پر اکثر ہی + اور کبھی بسبب اسطرح
رنگ کا ضعف گردہ یا ضعف جگر ہی + اسواسطے کہ ضعف قوت ممیزہ سے کما ینبغی مائیت بول

صاف ہونے نہین پاتی ہی + اور آمیزش اجزای سمیہ کی یہ رنگ کہلاتی ہی + فرق دونون مین یون ہی کہ ضعف ممیزہ مین بول غُسالی ہوتا ہی + اور غلبۂ دم کی حالت مین بول اس سے خالی ہوتا ہی + اسیواسطے امراض باردہ مین ایسا پیشاب آتا ہی + کبہی زردی کبہی احمر اقتم کبہی احمر قانی ہوجاتا ہی + قولنج اور درد کمر مین جو بلغمی ہو قارورے کے سرخ ہونے سے دہوکا نکہانا چاہیے + سبب اوسکا ضعف ممیزہ اور جذب ہونا خون کا اسفل کیطرف جانا چاہیے + اور کبہی پہٹ جاتی رگ سے جو خون بول مین شامل ہوتا ہی + اگر قلیل ہو تو غسالی اور جو زیادہ ہو تو بول احمر قانی حاصل ہوتا ہی + لیکن یرقان مین بول کے احمر اقتم ہونے کا سبب دوسرا ہی + یعنی سدۂ بلغمی سے منفذ مرارے مین جمع ہونا جگر مین صفرا کا ہی + یہ رنگ چمک سے خالی نہین ہوتا + بول یرقانی غسالی نہین ہوتا + اور کبہی احتراق سے بول سیاہ اور زیتی ہوجاتا ہی + لیکن ہر حال مین کف اسکا زرد نظر آتا ہی + اور سدۂ بلغمی عروق سے تپ بلغمی مین بہی قارورہ سرخ پایا جاتا ہی + سبب اسکا حرارت عفونت بلغم کی اور آمیزش صفرا ہی + **تیسرا رنگ** اخضر ہی ہندی مین اوسکو سبز کہتے ہین + اور اوسکے واسطے پانچ درجے مقرر کیے ہین پہلا درجہ فستقی یعنی پستئی ہی دوسرا درجہ آسمانی اور تیسرا درجہ نیلی ہی ان تینون رنگ کی ایک کے بعد ایک سردی پر دلالت صاف ہی + لیکن پستئی مین قرشی کے قول کا اختلاف ہی + سو جز مین پستئی کے سردی پر دلالت کرنے کا قائل ہوا ہی + اور شرح قانون مین سبب فستقی کا احتراق صفرا لکہا ہی + اگرچہ ظاہر یہی ہی کہ جب سیاہی قلیل زردی غالب کے ساتھ ملیگی پستئی رنگ پیدا ہوگا + اور یہ رنگ بول مین نہوگا مگر جہان کچہ احتراق صفرا ہوگا + لیکن پایا جانا پستئی بول کا جو مزاج بارد مین ہوا ہی + اسواسطے جمہور نے سوای ایک قول قرشی کے خلاف قیاس اعتبار کیا ہی + **چوتہا درجہ** کراثی یعنی گندنائی ہی + سبزی اس رنگ کی کاہی ہی + **پانچوان درجہ** زنگاری کہلاتا ہی + رداءت اخلاط سے یہ رنگ پایا جاتا ہی + پہلے مین احتراق شدید اور دوسرے مین احتراق بدرجہ اتم ہی + اسیواسطے زنگاری کی بہی کراثی اوس سے اسلم ہی + یہ رنگ اور سیاہ بول مین اگر بعد محنت اور شقت کے حاصل ہوتا ہی + تو تشنج بہی اسکے ساتھ شامل ہوتا ہی + اسیطرح صبیان مین اگر ایسا بول نظر آئے + تو خوف ہی کہ تشنج کہین پیدا نہو جائے + **چوتہا رنگ** سیاہ ہی اوسکو اسود کہتے ہین + اوسکے چار درجے اسطرح پر مقرر کیے ہین + کہ رنگ بول کا اگر زعفرانی سے سیاہ ہوگیا ہی تو وہ درجہ پہلا اور علامت احتراق صفرا ہی + اور اگر احمر

مولوی محمد عباس

اقتم سے سیاہی کیطرف ستحیل ہی + تو درجہ دوسرا اور احتراق یا جمود خون کی دلیل ہی + اور اگر بعد سبزی کے سیاہی کی نوبت ہی + تو درجہ تیسرا اور دلیل سودای خالص کی یا علامت غلبۂ جمود ہی + جسطرح کہ پتے درخت کے جب پالا اونہاتے ہین + تو صدمۂ برودت سے سیاہ ہوجاتے ہین + **درجہ چوتہا** وہ بول سفید ہی جسمین سیاہی کی نوبت ہو + علامت سودای بلغمی کی ہی سبب اوسکا احتراق ہو یا جمود ہو اور بول اسود کا سبب جو سوا اسکے ہوتا ہی + وہ استعمال شراب سود اور کابجی سے ہوتا ہی + اس صورت مین اگر سقوط قوت کبہی ہی تو خالی از خطر نہین + اور اگر کثرت مقدار سے نہ تصرف کرنا طبیعت کا ہو تو کچہ ڈر نہین + اور امراض سوداویہ مین بعد بیاض کے اگر بول اسود پایا جائے تو دلیل صحت کی ہی خصوصًا جبکہ مرض مین خفت اور طبیعت مین قوت نظر آئے + والا احتراق سے فنای رطوبت اور جمود کی دلیل ہی خصوصًا جسوقت کہ مقدار بول بہی قلیل ہی + اور لکہا ہی کہ بول سیاہ وہ بہت برا ہی کہ جسکی سیاہی کو یکسان بقا ہی + اور ایسا ہی وہ بول سیاہ بہی بد ہی جسمین رنگ سوب کا اسود ہی + اور اگر امراض حادہ مین جو بول اسود ایسا پایا جائے + کہ قارورے مین اوپر مثل ابر سرخ کے ایک شی نظر آئے + تو جاننا چاہیے کہ علامت سرسام ہی + اس مریض کا برا انجام ہی + اور اسیطرح اگر ذات الجنب اور ضیق النفس مین بول سیاہ آئے + تو علامت احتراق کی اور گہٹنے حرارت غریزی کی ہی مریض جلد ہلاک ہوجائے + اور بعضے امراض مین کہ بول اسود کے ساتھ اونکا بحران ہوتا ہی + اس صورت مین بہی بول اسود قوت طبیعت اور صحت کا نشان ہوتا ہی + جیسے حمیات سوداویہ اور درد رحم اور درد پشت اور امراض طحال مین + اور احتباس حیض اور بند ہونے خون بواسیر کے حال مین + خصوصًا اگر مدرات سودا کا بہی استعمال ہو + اور بحران محمود اور کثرت مقدار کے ساتھ بحران کے دن یہ حال ہو + اور یرقان مین اگر بول کو سرخی سے غلظ اور سیاہی کیطرف میلان ہو + تو تندرستی اور دفع ہونے سُدے کا نشان ہی + **پانچوان رنگ** سفید ہی اور وہ دو قسم ہی + ایک کا بیاض حقیقی دوسرے کا بیاض مجازی اسم ہی + بیاض حقیقی وہ کہ جو مانند دودھ کے سفید دیکہنے مین آئے + اور بیاض مجازی وہ کہ جو مثل پانی کے بے رنگ اور شفاف پایا جائے + بول ابیض حقیقی سات اقسام ہی ایک قسم کا ابیض مخاطی نام ہی + مخاط اوس رطوبت کو کہتے ہین جو ناک سے نکلتی ہی + یعنی صورت اس بول کی رینٹ کی جیسی ہوتی ہی + سبب اسکا بلغم خام کی کثرت ہی + اس بول سے معلوم ہوتا ہی کہ مزاج مین غلبۂ برودت ہی +

دوسری قسم ابیض دہنی ہی + یعنی سفیدی اسمین چربی کی سی ہی + سبب اسکا ذوبان شحم وسمین ہی + پگھلنا اسکا حرارت سے بالیقین ہی + تیسری قسم کا اہالی نام رکھا ہی + ذوبان شحم اور کثرت بلغم کے بہ رنگ ہوتا ہی + اہال کے معنی لغت مین پیہ چراغ کے ہین + یعنی اس بول مین آثار بلغم غلیظ اور چربی کے ہوتے ہین + چوتھی قسم ابیض فقاعی ہی + اس بول کی سفیدی مائل بزردی ہی + فقاع وہ شراب کہلاتی ہی + جو جَو سے بنائی جاتی ہی + سبب اسکا یا حصول منی کا ہی + کہ قرحہ مثانہ سے بول مین ملکر نکلتا ہی + یا مادہ خام کا نشان ہی + یا حصات مثانہ کا ذوبان ہی + ہرایک کے سبب کو بخوبی پہچاننا چاہیے + اور علامات کے فرق جاننا چاہیے + پانچوین قسم بول ابیض کی منی ہی + یعنی قوام اور سفیدی اوسکی مشابہ منی ہی + سبب اسکا یا مادہ لزجہ ہی + کہ فاعل اسکی حرارت منضجہ ہی + جیسے اورام بلغمیہ مین جب مادہ ورم نضج حرارت سے بر سبیل بحران مثانے کیطرف دفع ہوکر آتا ہی + تو بول مین ملکر اوسکے قوام اور رنگ کو منی کے مشابہ بناتا ہی + یا سبب اسکا بلغم کثیر ہی کہ پہلے جوہر غذائی مین ملکے جزو بدن ہونے سے باز رکھتا ہی + اور چندے احشا مین ترہل کا انداز رکھتا ہی + پھر جب طبیعت اس رطوبت کو بر سبیل ادرار دفع کرتی ہی + تو یہی رطوبت پیشاب مین مشابہ منی نکلتی ہی + اور یا سبب اسکا کثرت بلغم زجاجی ہی + کہ پہلے اوسکی عفونت سے تپ پیدا ہوجاتی ہی + پھر جب وہ بلغم کہ خود مشابہ منی ہی حرارت سے پگھلتا ہی + تو بول اکثر اوس سے مشابہ منی نکلتا ہی + اور اگر یہ بول ابیض جو مشابہ منی ہی بدون ان عوارض کے پایا جائے تو خطر کا مقام ہی + کثرت بلغم مع حرارت پر دلالت کرتا ہی پیدا ہونا سکتے یا فالج یا صرع یا تشنج کا اسکا انجام ہی + چھٹی قسم ابیض رصاصی ہی + رصاص کی ہندی قلعی ہی + سبب اسکا وہ بلغم ہی جسمین برودت سے کمودت حاصل ہو + اور یا تھوڑا سودا اوسمین شامل ہو + پہلے مین بسبب غلبہ برودت کے نضج اور رسوب کا نام نہین + اور دوسرے مین رسوب مع نضج ہوتا ہی اگرچہ نضج تام نہین + یہ بول دلالت کرتا ہی برد مزاج پر + رداءت پہلے سبب مین زیادہ ہی دوسرے مین کمتر + ساتوین قسم ابیض لبنی ہی + یہ وہ رنگ ہی جسمین دودھ کی سی سفیدی ہی + یہ رنگ بلغم غلیظ کا نشان ہی + اور یا سبب اسکا اعضائے اصلی کا ذوبان ہی + اسیواسطے اکثر یہ بول امراض حادہ مین ہوتا ہی + ذوبان اعضائے اصلی سے ایسے بول کا ہونا آخر جان کھوتا ہی + اور دوسری قسم

ابیض کی جسکا ابیض مجازی نام ہی + وہ دو قسم ہی ایک بے قوام مثل پانی کے اور دوسرا جسمین فی الجملہ قوام ہی + قارورہ پہلی قسم کا بول مائی کہلاتا ہی اسواسطے کہ اوسمین مثل پانی کے رقت اور سفیدی ہی + دلالت کرتا ہی غلبہ برودت اور ضعف ہاضمہ پر اس درجہ کہ نضج سے ناامیدی ہی + اور کبھی اسکا سدہ ہوتا ہی جو مجاری بول مین پڑتا ہی + مائیت ہرچند رنگین ہو لیکن بسبب سدے کے بول چھنکے سفید نکلا کرتا ہی + اور اسیطرح جب ستا مجاری بول کا تنگ ہوگا + اگرچہ مرض حاد ہو لیکن بول کا یہی ڈھنگ گا اور سرسام مین بھی بسبب تنبہ جو ہونے صفرا کے دماغ کیطرف بشرطیکہ حرارت جگر مین ہو بول مائی پایا جاتا ہی + اور اسیطرح فیلاطس مین اوجہ وہ پانی پیا وہی بول ہوکر نکل آتا ہی + اور دوسری قسم ابیض مجازی کی جسمین تھوڑا سا قوام حاصل ہوتا ہی + سبب اسکا کثرت بلغم مائی کی ہی کہ یہی بلغم بول مین شامل ہوتا ہی

بیان الوان مرکبہ کا

بعضے رنگ بول کے مرکب کہلاتے ہین اوسمین سے ایک عشائی ہی + جسکا مذکور بیان بول احمر حالی ہی + اور دوسرا زیتی ہی + یعنی اوسمین چکنائی تیل کی سی ہی + سبب اسکا اعضائے اصلی کا ذوبان ہی + اسطرح قارورے کا ہونا موت کا نشان ہی + اور اگر قوام اور صورت مین قارورہ ایسا پایا جائے + کہ دیکھنے مین بعینہ تیل کی صورت نظر آئے + تو سبب اوسکا اگر عفونت اور کثرت اخلاط مختلفہ لزجہ کی ہی تو رداءت کی دلیل ہی + اور اگر استفراغ سودا بر سبیل بحران کے ہی تو علامت ہی بہتری کی لیکن یہ قلیل ہی + اور لکھا ہی کہ اگر بول زیتی ذوبانی امراض حادہ مین چوتھے روز آئے + تو جان لو کہ علامت بد ہی مریض ساتوین روز مر جائے + اور تیسرا رنگ مرکب رعوانی ہی + سبب اسکا احتراق پر احتراق اور ہلاکت کی نشانی ہی + اور چوتھا رنگ احمر ہی کہ جسمین سیاہی ترقی پر ہی + یہ بول دلالت کرتا ہی کہ تپ مرکب ہی + اخلاط غلیظہ اور خون محترق جسکا سبب ہی

بیان قوام بول کا

قوام واسطے جسم رطب کے ایک شان ہی + گاڑھا اور پتلا ہونا اوسکا بیان ہی + گاڑھا وہ کہ ہلانے سے اوسمین لہرین بڑی اور موٹی نکلین + اور پتلا وہ کہ جسمین لہرین پتلی اور چھوٹی نکلین + گاڑھے کو غلیظ کہتے ہین + اور پتلے کو رقیق بولتے ہین + اور ان دونون کے درمیان مین ایک حال ہی + کہ اوسکا نام اعتدال ہی + بول رقیق کبھی سبب سے آتا ہی + یا ہونے نضج سے یا سدے سے

کہ مجاری بول مین پایا جاتا ہی + جبتک خلط مین نضج حاصل نہین ہوتا + وہ خلط دفع ہونے کے قابل نہین ہوتا اسلیے سدے سے بھی خلط نکلنے نہین پاتا ہی + بول صرف پتلا نکل آتا ہی + اور ضعف جاذبہ گردہ مین بھی بول پتلا ہوتا ہی + اور ضعف دافعہ جگر بھی سبب رقت بول کا ہوتا ہی + لیکن ضعف جاذبہ سے اکثر ہوا اور ضعف دافعہ سے کمتر + اور بہت پانی پینے اور بہت دفع ہونے رطوبات سے بول مین رقت ہوتی ہی + اور سردی اور خشکی بھی اسکی علت ہوتی ہی + اسواسطے کہ مجاری بول مین غلبہ برودت اور یبوست سے تنگی اور کثافت اور اخلاط مین جمود اور غلظ ہو جاتا ہی + اور یہ سبب اخلاط کے رکھے رہنی کا ہوتا ہی صرف بول پتلا نکل آتا ہی + اور اسیطرح جسوقت رجوع مادے کی جلد کی طرف ہو تو مادہ بول مین شامل نہوگا + بول پتلا رہیگا قوام اوسمین حاصل نہوگا **فائدہ** امراض حادہ مین جو پانی سا پیشاب آئے ضعف ہاضمہ اور خامی کی علامت ہوتی ہی + اور کبھی سبب ضعف ہونے تمام قوتون کے بھی بول مین رقت ہوتی ہی + اور لڑکون کو تپ شدید مین پیشاب پتلا آنا برا ہی + یہ حال اگر ہمیشہ رہے تو خوف ہلاک ہونے کا ہی اور گاڑھا ہونا قوام کا پیشاب مین دو سبب سے لکھا ہی + ایک نہونا نضج کا دوسرا کثرت سے نکلنا اخلاط کا ہی + جیسے کہ ابتدای تپ مین بول مثلا گاڑھا آئے + اور انتہا مین غلظ ذرا گھٹ جائے + تو ظاہر ہی کہ بہت گاڑھا آنا پیشاب کا ابتدا مین بے نضجی کا نشان ہی + اور انتہا مین گاڑھا ہونا یہان علامت نضج اور کثرت اخلاط اور دفع ہونا بطریق بحران ہی + اور امراض حادہ مین قبل منتہی کے غلیظ ہونا قارورے کا بہت برا ہی + سبب اسکا یا پھٹ جانا اورام کا یا ذوبان اعضا کا ہی + اسوقت مین عدم نضج اسکا سبب نہین ہو سکتا ہی + اسواسطے کہ اوسمین مادہ غلیظ شرط ہی اور یہان صفرا ہی + اور کثرت اخلاط سے گاڑھا ہونا بے نضج ہوتا نہین + یہان قبل منتہی کی شرط ہی وہ زمانہ نضج کا نہین + **فائدہ** گاڑھا ہونا بول کا حمیات مین جب بہتر ہی کہ دفعۃ مادہ کثیرہ اوس سے استفراغ پائے + اور روز بروز طبیعت کو راحت اور بول مین اعتدال آتا جائے اور بول غلیظ کا کم کم آنا برا ہی + نشان کثرت اخلاط اور ضعف قوت کا ہی + + +

بیان بو کے ہونے اور نہونے کا بول مین

بول بو کی راہ سے دو قسم ہی + ایک ذی الرائحہ اور دوسرا عدیم الرائحہ اسم ہی + بول ذی الرائحہ وہ جسمین بو پائی جائے + اور عدیم الرائحہ وہ جسمین بو نہ آئے + بول ذی الرائحہ مین اگر بو قلیل ہی +

تو ہونے نضج یا برد مزاج یا ضعف حرارت غریزی کی دلیل ہی + اور اگر بول مین بدبو شدید ہے تو سبب اوسکا عفونت مادے کی ہی بشرطیکہ مرض مادی پایا جائے + ورنہ سبب اسکے سوا نہین ہی + کہ مجاری بول مین قرحہ کہین ہی + اور اگر بول مین کھٹی بو کا گمان ہو + تو عفونت مادہ سرد کا نشان ہی اس بو کا اگر صحت مین بہت دنون قیام ہوگا + تو پیدا ہونا حمیات سوداویہ یا بلغمیہ کا اسکا انجام ہوگا + اور مرض گرم مین کھٹی بو کا ہونا بہت ردی ہی + علامت بجھہ جانے حرارت غریزی کی ہی + اور اگر بول مین بو مائل بحلاوت ہی + تو غلبہ خون کی علامت ہی + اور بول عدیم الرائحہ غلبہ برودت پر دلالت کرتا ہی + سبب اسکا خواہ دفع ہو جانا مادہ عفنہ کا یا غالب آنا دفعۃ برودت کا ہی + اسوقت مین اگر طبیعت درست اور قوت قوی ہی + تو دفع ہو جانے مادہ عفنہ سے علامت غلبہ برودت کی ہی + جسطرح کہ حمیات عفنہ مین جسوقت طبیعت مرض پر غالب آتی ہی + تو کثرت اسہال سے قارورے سے بو جاتی رہتی ہی اور مزاج مین برودت پائی جاتی ہی + ہان اگر بول عدیم الرائحہ کے ساتھہ سقوط قوت اور ضعف طبیعت ہی + تو بجھہ جانے حرارت غریزی کی علامت ہی + اور بول طبعی انسان کا جو حالت صحت مین آتا ہی + نہ اوسمین بو شدید ہوتی ہی اور نہ کم بلکہ معتدل پایا جاتا ہی +

بیان صاف اور گدلے ہونے بول کا

صاف اوسکو کہتے ہین جسمین آرپار نظر آئے + اور گدر یعنی گدلا وہ ہی کہ جسمین نظر پار نجائے + بول مین اگر اجزای ارضیہ مختلف القوام اور ریاح شامل نہون تو بول صاف پایا جائیگا + اور اگر ان دونون کا شمول ہو تو قارورہ گدلا نظر آئیگا + کدورت ہونے کا سبب یہی ریح پڑتی ہی + کہ اجزای ارضیہ کو بیٹھہ جانے سے منع کرتی ہی + اسیواسطے جب مادہ غلیظ مختلف کے ساتھہ ریاح کی کثرت ہوتی ہی + تو قارورے مین غلظت اور کدورت ہوتی ہی + اور جو بول کہ صاف اور گدرے کے درمیان ہی + اسکو معتدل کہتے ہین اسواسطے کہ وہ اعتدال کا نشان ہی + اور بول گدلا اکثر وقت سقوط قوت اور غلبہ برودت کے بھی پایا جاتا ہی + جسطرح کہ پانی مین جب شدت برودت سے تکثیف حاصل ہوتی ہی تو گدلا نظر آتا ہی + اور کبھی پیشاب گدلا ایسا ہوتا ہی جیسے پیشاب گدھے یا اور چارپائے کا ہوتا ہی + دلالت کرتا ہی کہ اخلاط مین فساد تام ہی + اور یا حرارت سے بگڑا ہوا بلغم خام ہی + ریح غلیظ کہ اوسمین شامل ہوتی ہی + اوس سے یہ کدورت حاصل ہوتی ہی +

اسطرح کا فساد کبھی دردسر کہلاتا ہی + بلکہ ایسا بول کبھی صداع بلغمی مین پایا جاتا ہی + اور اگر ایسے بول کو دوام ہوگا + تو البتہ لیثرغس یعنی سرسام بلغمی اسکا انجام ہوگا + اور جو بول گدلا چند روز ایسا ہی آئے + کہ اوسمین کچھ عضو کا رنگ پایا جائے + تو جاننا چاہیے کہ اوس عضو مین قروح بان ہین + جالینوس کا یہی بیان ہی + اور مجربین کا قول ہی کہ اگر اس قارورے مین ابر یا دہوان سا نظر آئے + طول مرض کی دلیل ہی اور علامت موت کی ہی جو برابر یہ حال پایا جائے

بیان مقدار بول کا

مقدار مین بول کا تین صورت پر قرار ہی + ایک قلیل المقدار دوسرا کثیر المقدار تیسرا معتدل المقدار ہی + بول معتدل المقدار اوسے کہتے ہین جو حالت صحت مین پایا جاتا ہی + جو اوس سے گھٹے تو قلیل المقدار اور جو بڑھے وہ کثیر المقدار کہلاتا ہی + بول قلیل المقدار کا سبب یا ضعف ہی قوت دافعہ کا + اور یا گردے مین فتور قوت جاذبہ کا + اور یا یہ کہ مادہ مجرای بول کی جانب سے اور طرف رجوع ہی + اور یا یہ کہ تحلیل کثیر کا وقوع ہی + جیسے درد سر اور سرسام + اور کثرت اسہال یا قی بشدت تمام + اور پسینے کا بہت آنا + یا بسبب پھٹنے بربخین کے مائیت بول کا تجویف مین جانا + اور جیسے بہت محنت اور مشقت + یا گرمی مزاج یا تپ کی شدت + اور یا سبب قلت کا یہ ہی کہ مجرای بول مین سدہ داخل ہو + اور بسبب نہ نکلنے مادہ غلیظ کے مقدار بول مین قلت حاصل ہو + اور یا یہ کہ پانی کم پیا جائے + ساتھ قلت حرارت کے جو مادے کو پگہلائے + اور بول کثیر المقدار کے بھی کئی سبب ہین یا رطوبت بدن کا پگھلنا + اور بول مین شامل ہو کے نکلنا + جیسے تپ محرق مین + اور حمای دق مین + یا یہ کہ غذائین ترکہائی جائین یا پانی بہت پیا جائے + یا ٹھنڈے پانی سے نہائے یا ٹھنڈی ہوا کھائے + کہ بسبب سردی کے مسامات بند ہون گے فضولات تحلیل ہونے نپائینگے + مجرای بول کیطرف دفع ہو کر مقدار بول کو بڑھائینگے + اسیواسطے جاڑے مین جو تحلیل کی قلت ہوتی ہی + وہی مقدار بول بڑھنے کی علت ہوتی ہی + اور اسیطرح بہت سکون مین بھی بسبب نہونے تحلیل کے فضول جمع ہوتے ہین + مقدار بول بڑھجاتا ہی جب مجرای بول کیطرف دفع ہوتے ہین + اور یا یہ کہ مرض مادی مین طبیعت فضول کو بسبیل بحران مجرای بول کیطرف دفع کرے + بسبب کثرت مقدار بول کا ہو علی الخصوص جو مدرات کے پینے کا بھی اتفاق پڑے

بیان زبد یعنی کف کا

جاننا چاہیے کہ جب رطوبات کے ساتھ جسم لطیف ہوائی شامل ہوتا ہی + تو اوس سے زبد یعنی کف حاصل ہوتا ہی + اگر ان دونون جسم کی مقدار چھوٹی ہی + تو اوسکو اصطلاح اطبا مین زبد کہتے ہین + اور اگر مقدار بڑی ہی تو عربی مین حبب اور نفاخات اور ہندی مین بلبلے بولتے ہین + لیکن بول مین وہ کف معتبر ہی کہ جو ریاح کی آمیزش سے پایا جائے + نہ وہ کہ ہوای خارجی سے پیدا ہو یا قارورے کے ہلانے سے ظاہر ہوجائے + اور پہچان یہ ہی کہ جو ریاح کے ملنے سے پیدا ہو وہ دیرپا ہوتا ہی + اور جو ہوا کی آمیزش سے ہو وہ جلدی فنا ہوتا ہی + اور جسقدر ریح کثیر ہوگی بول مین کف کی توفیر ہوگی + اور جتنا مادہ لزج اور ریح مین غلظ سوا ہوگا + اوتنا ہی کف دیرپا ہوگا + جاننا چاہیے کہ جسطرح طول مرض کی علامت قارورے کی غلظت ہی + اسیطرح کف کا زیادہ اور دیرپا ہونا طول مرض کی علامت ہی +

بیان رسوب کا

رسوب کیا ہی + ایک جوہر گاڑھا ہی + جو مائیت بول مین جداگانہ نظر آئے + شان اوسکی یہ ہی کہ اگر کوئی مانع نہو تو تہ نشین ہوجائے + رسوب کا دو قسم پر انقسام ہی + ایک طبعی دوسرے کا غیر طبعی نام ہی + طبعی وہ ہی کہ سفید رنگ متصل الاجزا اور چکنا ہو + جرم اوسکا یکسان گول اور پولا اور ہلکا ہو + وقت ہلانے کے اجزا اوسکے جلدی سے پھیل جائین + لیکن جلدی تہ نشین نہون جب قارورے کو ٹھہرائین + رسوب طبعی حاصل ہوتا ہی فضلہ رطوبات ثانیہ سے جو جزو بدن ہونے کے لائق ہی + اور اسکو رسوب طبعی محمود بھی کہتے ہین اسواسطے کہ نضج مین کامل اور فائق ہی + متصل الاجزا اور یکسان ہونا دلالت کرتا ہی کہ اس رسوب مین ریاح ذرا نہین + بعد نضج کامل کے حاصل ہوا ہی خامی نام کو اصلا نہین + اور پولا اور ہلکا ہونا بھی دلیل حرارت کے وجود کی ہی + اسواسطے کہ سخت اور بھاری ہونا علامت سردی اور جمود کی ہی + اور گول ہونے ہر جزو سے معلوم ہوتا ہی کہ حرارت نے اسمین یکسان اثر کیا ہی + کہ جسم بسیط ارضی کے مشابہ اسکا جرم گردی اور چکنا ہوا ہی + لیکن مدہ یا بلغم خام اگر مثل رسوب محمود کے نظر آئے وہ ہو کہا نکہانا چاہیے قوام لزج سے بلغم اور بدبو ہونے سے پیپ کو پہچاننا چاہیے + اور یاد رہے کہ جو لوگ محنتی ہین رسوب اونکے بول مین کمتر ہوگا + اور ایسا ہی بول اون لوگون کا جنکا بدن خشکی سے لاغر ہوگا + اور اکثر اونکے بول مین جو کچھ رسوب ہو تہ نشین نہ پایا جائیگا + بلکہ بیچ مین یا اوپر تیرتا نظر آئیگا +

اور ہیات مجموعی رسوب محمود کی مخروطی ہوتی ہی + یعنی نیچے سے چوڑی اور اوپر سے نوکیلی ہوتی
ہی + یہی خاصہ اجزای ارضیہ کا ہی جسوقت اکٹھا کیے جائین + مخروطی شکل پیدا ہوتی ہی جو خاک کو
آہستہ آہستہ ایک جگہہ پر گرائین + اور رسوب غیر طبعی کے بہت اقسام ہین + اون سب کے لیے جدا جدا
نام ہین + اور وہ حاصل ہوتا ہی فضلۂ اخلاط سے + یا اعضا کے ذوبان اور خراط سے +
ایک قسم خراطی ہی + یعنی صورت اوسکی چھلکون کی سی ہی + اگر چھلکے بڑے اور سفید ہون تو چھلنا
مثانے کا سمجھا جائے + اور اگر چھوٹے چھوٹے چھلکے ہون تو جرب مثانہ جانا جاوے اور نام اسکا خراطی
نخالی ہی + نخالی کے معنی بھوسی کے ہین یعنی صورت اسکی بھوسی کی سی ہی + ذوبان اعضای
سفید رنگ سے بھی رسوب نخالی آتا ہی + اور مثانہ اور رگون کے قرحہ سے بھی یہ رسوب پایا جاتا ہی
اور اگر چھلکے میلے ہون تو سوای اعضای بول کے اور اعضای اصلی کا ذوبان ہی + اور اگر
چھلکے مائل بسرخی ہون تو گردون کے چھلنے کا نشان ہی + اور ایک قسم دشیشی ہی + نام
اوسکا سویقی بھی ہی + دشیش کہتے ہین اوس گیہون یا جو کی بھوسی کو جو خوب پیسے نجائین +
دشیشی وہ رسوب ہی جسمین چھلکے موٹے مائل بسرخی نظر آئین + اور سویق جو کے ستّو کو کہتے
ہین + اور سویقی اسلیے کہ اجزا اس رسوب کے ستّو کے سے ہین + یہ رسوب اکثر احتراق
خون پر دلالت کرتا ہی + اور وقت خراش جگر اور گردون کے بھی نظر پڑتا ہی + اور کبھی جرب مثانہ
یا ذوبان اعضا مین رسوب دشیشی آتا ہی + لیکن اسوقت مین رنگ اسکا سفید پایا جاتا ہی +
اور ایک قسم کرسنی ہی + شکل اوسکی سرخ مٹر کی سی ہوتی ہی + دلالت اسکی احتراق اجزای
جگر اور گردون پر اکثر ہی + اور صرف احتراق خون جگر سے ہوتا ہی لیکن یہ کمتر ہی + اور ایک قسم
لحمی ہی + اسکا بھی سبب احتراق ہی جو سبب کرسنی ہی + مگر شکل مین اسکے اور اوسکے جدائی
ہی + یعنی لحمی مین گولائی نہین اور کرسنی مین گولائی ہی + لحمی خاص احتراق لحم سے آتا ہی + اور
احتراق خون جگر سے بھی پایا جاتا ہی + اور ایک قسم مدّی ہی + دلالت کرتا ہی کہ پیپ کسی
عضو سے آتی ہی + اور ایک قسم دسمی ہی + معلوم ہوتا ہی کہ قارورے مین چکنائی جمع ہوئی ہی +
سبب اسکا یا ذوبان ہی اعضای اصلی کا + یا پگھلا آنا چربی کا + اور ایک قسم مخاطی نام ہی +
سبب اوسکے ہونے کا بلغم خام ہی + اور ایک قسم شعری ہی + شکل اوسکے اجزا کی لنبی بال

کی سی ہوتی ہی + کبھی اجزای طولانی رطوبات مین زیادہ سردی شامل ہوتی ہی + اوسوقت
مین بسبب جمود کے شکل رسوب کے اجزا کی مثل بال کے لنبی حاصل ہوتی ہی + جالینوس نے
لکھا ہی کہ مینے رسوب شعری بقدر آدہ گز کے دیکھے ہین + اور جگہہ کا حال تحقیق نہوا کہ یہ رسوب
کہان پیدا ہوتے ہین + اور ایک قسم خمیری ہی + شکل اوسکی مثل خمیر کے پھولی ہوتی ہی +
ضعف معدہ پر اسکی دلالت ہی + سوہضم کی یہ علامت ہی + اور ایک قسم رملی ہی + صورت
اوسکی ریت سی ہوتی ہی + یہ رسوب تین حالت مین پایا جاتا ہی + ایک وقت آمادہ ہونے
مادہ حصات کے یہ رسوب آتا ہی + دوسرے جسوقت کہ پتھری پڑ گئی ہو + تیسرے یہ کہ
بعد پڑنے کے گھلنے لگی ہو + رنگ اسکا اگر سفید ہی تو حصات مثانہ کی علامت ہی + اور اگر سرخ ہی
تو سنگ گردہ پر اسکی دلالت ہی + اور ایک قسم دوسری ہی + کہ رملی کے مشابہ ہوتی ہی +
وہ اسطرح کہ اجزای ارضیہ نرم غلیظ بول مین آگئے ہین + اور رفتہ رفتہ سخت ہو کر رملی ہو جاتے ہین +
یہ رسوب رسوب رملی کا مقدمہ ہی + سبب ان دونون کا رطوبت غلیظ لزجہ ہی + جبتک
حرارت نے اوسمین اثر نہین کیا رسوب مشابہ برملی آتا ہی + اور جب حرارت سے اجزای رطوبات مین
سختی آگئی تو رسوب رملی ہو جاتا ہی + اور ایک قسم رمادی ہی + کہ طرح اوسکی راکھہ کی سی
ہوتی ہی + سبب اوسکا بلغم ہی یا مادہ کہ بعد گذرنے زمانے کے یا بسبب احتراق کے رنگ مین
تغیر آتا ہی + اسوقت مین رسوب اوس سے خاکستری رنگ ہو جاتا ہی + اور ایک قسم دموی ہی +
نام اوسکا علقی بھی ہی + یعنی قارورے مین رسوب کی جگہہ خون یا پھٹکیان خون کی پائی جائین +
سبب اسکا پایا جانا زخم کا مجرای بول مین ہی اگر پھٹکیان بول مین علحدہ نظر آئین + اور اگر
خون بول مین ملا ہوا ہو + تو ضعف جگر سبب اسکا ہو + اب جاننا چاہیے کہ رسوب بحسب
سکان کے تین قسم ہی + ایک غمام دوسرا معلق تیسرے کا راسب اسم ہی + غمام اوس رسوب کو
کہتے ہین جو قارورے مین مثل ابر کے اوپر وار قرار پائے + سبب اسکا قلت نضج اور ملنا ریح کا ہی
جو تیرا کر اوپر کو چڑہائے + اور اسکو طافی بھی کہتے ہین + معنی اسکے اوپر رہنے کے ہین + اور
یا سبب غمام کا شامل ہونا حرارت قویہ کا ہی کہ تہ نشین ہونے نہ دے + اور یا یہ کہ جرم رسوب
چیپنا ہلکا اور پتلا ہو کہ اس سبب سے اوپر تیر آئے + اور رسوب معلق وہ ہی کہ مائیت

بول کے درمیان ہر + نہ نیچے بیٹھے اور نہ اوپر مثل غمام کے نمایان ہو + سبب اسکا کم ہونا اوس
سبب کا ہی + جس سے غمام طافی ہوتا ہی + اور رسوب راسب وہی جو تہ نشین ہو +
اگر سوب محمود ہی تو نضج کامل ہونے کا یقین ہو + اور اگر رسوب غیر طبعی ہی + تو راسب ہونا علامت
ردی ہی + **فائدہ** تہ نشین ہونا رسوب غیر طبعی کا دو سبب سے ہوتا ہی + ایک سبب اسکے کہ
اوسمین ارضیت ذاتی ہوتے جیسے حال رسوب رملی کا ہی + اور دوسرا سبب یہ کہ ارضیت اوسمین
ذاتی نہین ہی + اور سبب کسی امر غیر طبعی کے تہ نشین ہی + برا ہونا اسکا بدیہی ہی کہ رسوب
بھی غیر طبعی اور سبب تہ نشین ہونے کا بھی امر غیر طبعی ہی **فائدہ** رسوب اگر طبعی ہی + تو تہ نشین ہونا
علامت نضج کی ہی + اور غیر طبعی کا راسب ہونا برا ہی + طافی ہونا اچھا ہی + **فائدہ** کبھی سبب
غلیظ ہونے قوام بول کے رسوب طبعی طافی ہوتا ہی + اور کبھی بسبب پتلے ہونے قوام کے
تہ نشین رسوب غیر طبعی ہوتا ہی + اسکا کچھ اعتبار نہین + برے یا بھلے مین اسکا شمار نہین +
فائدہ کبھی رسوب طبعی ابتدا مین بسبب کمی نضج کے طافی نظر آتا ہی + بعد اوسکے کچھ نضج
پاکر معلق پھر بعد نضج کامل کے تہ نشین ہو جاتا ہی + اسطرح کا رسوب طافی برا نہین جسمین
نضج کی امید ہو شر اوسمین ذرا نہین + **فائدہ** بول صحیح نضیج مین عمدہ یہ ہی کہ رسوب بالکل
نہون اور یہی اکثر ہی + اور اگر رسوب ہو تو قلیل الرسوب کثیر الرسوب سے بہتر ہی +

خاتمہ بیان بول مین موافق ہر سن کے اور فرق مرد اور عورت اور حاملہ کے بول مین

اطفال شیر خوار کے پیشاب مین کچھ اثر دودھ کا پایا جاتا ہی + اور نابالغ لڑکون کا پیشاب ذرا گاڑھا آتا ہی +
دودھ کا اثر لڑکون کے پیشاب مین ہونا ظاہر ہی کہ دودھ اونکی غذا ہی + اور نابالغون مین بسبب غلظ کا کثرت غذا
اور نادرستی ہضم سے زیادہ جمع ہونا فضول کا ہی + اور بول جوانون کا مائل بنا ریت اور قوام معتدل
ہوتا ہی + اسواسطے کہ اس سن مین غلبہ صفرا اور ہضم کامل ہوتا ہی + اور سن کہولت مین بسبب
قوی ہونے ہضم کے بول سفیدی مائل ہو جاتا ہی + اگر فضول مندفع ہون تو غلیظ و الا رقیق آتا ہی +
اور سن شیخوخت مین بسبب غلبہ یبس کے بول مین رقت ہوتی ہی + اور پتھری پڑنے کا
ڈر ہوتا ہی جہان لڑکے بول مین غلظت ہوتی ہی + اور بول عورتون کا بہ نسبت مردون کے
غلیظ و سفید اور کم رونق ہوتا ہی + سبب غلظ کا چوڑائی مجرای بول کی اور سبب سفیدی کا

برد مزاجی اور سبب بے رونقی کا شامل ہونا بول مین فضولات رحم کا ہی + اور قارورہ مردون کا
جب ہلایا جائے اکثر اوسمین کدورت نظر پڑتی ہی + اور یہ کدورت ہلانے سے اوپر کو میل کرتی ہی +
اور عورتون کے قارورے مین ایسا نہین ہوتا + یعنی اونکا بول ہلانے سے گدلا ذرا نہین ہوتا +
سبب اسکا یہ ہی کہ عورتون مین بسبب برد مزاجی کے ہضم کامل نہین + رسوبات کا جدا ہونا
مائیت سے جیسا چاہیے حاصل نہین + اور عورتون کا بول اکثر اسطرح آتا ہی + کہ کف اوسمین
ہیأت مجموعی کی راہ سے گول پایا جاتا ہی + اور قارورہ حاملہ کا صاف اکثر ہوا کرتا ہی + اور
اوپر اوسکے ابر سا نظر پڑتا ہی + اور کبھی مثل آب پاچہ کے اور کبھی نخود آب سا ہوتا ہی + لیکن
اوپر وار تیرتا کچھ سحاب سا ہوتا ہی + شیخ نے لکھا ہی کہ پہچان حاملہ کے قارورے کی یہ ہی
کہ جب ہلائین + تو روئی کے سے روئین اوسمین نظر آئین + اور کبھی حاملہ کے قارورے مین
ایسا ہوتا ہی + کہ دانے کے مانند کچھ چڑھتا اوترتا ہوتا ہی + اور ابتدای حمل مین
کبودی رنگ اور آخر مین سرخی لیے آتا ہی + اور وقت ہلانے کے گدلا ہو جاتا ہی +
اور حال نفاس مین ایک چیز سیاہ بول مین ایسی ہوتی ہی + جسطرح سیاہی دیگ کی ہوتی ہی
هذا ما هو بحسب العقل الفعال + والله اعلم بحقیقة الحال +
تمام ہوا یہ رسالہ دلائل بول کے بیان مین + چھٹی تاریخ سنہ ۱۲۷۷ ہجری روز دوشنبہ ماہ مبارک شعبان مین +
اب آگے اسکے تیسرا رسالہ جسمین بحران کا احوال مذکور ہی + سلسلۂ تالیف مین آتا ہی اگر اللہ کو منظور ہی قطعہ

ہمت و توفیق گر اللہ کی درگاہ سے
ہو عنایت تو ہو کیا خوبی سے اوسکا اختتام
التجا ہی حقتعالی سے بصد عجز و نیاز
تیسرا بھی اب رسالہ مثل اول ہو تمام

قطعۂ تاریخ تصنیف از طبع منشی کالکا پرشاد موجد مضامین لطیف

کیا عبارت مین صفائی صنعتون کے ساتھ ہی
یہ رسالہ دیکھو نقشہ ہی حلب اور چین کا
پائی شیشی کی نزاکت موجد اس تاریخ نے
ہی بجا رنگین بیان قارورۂ رنگین کا
۱۲۷۷ھ

رسالہ بحران

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سُلْطَانِ الْاَنْبِیَآءِ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ اُرْسِلَ عَلَی النَّاسِ کَآفَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ہُمْ اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُلِ فَضْلًا کَبِیْرًا

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ یہ رسالہ **بحران** حسب فرمایش والا جناب محسن گرامی معظم سامی جناب **محمد عبد الرحمن خان** صاحب مطبع نظامی کے اس احقر عباد حضرت ذو المنن **محمد حسن** نے کتاب قانون شیخ رئیس رح سے التقاط کیا زبان اردو مین بر سبیل اختصار ترجمہ کر دیا حکیم مطلق اس رسالے سے خلائق کو نفع پونچاوے اور خاص و عام مین مقبول فرماوے

آغاز رسالہ ساتھہ تمہید کے اور تحقیق بحران کی

اللہ جل و علا شانہ نے بدن انسان کو مثل شہر کے مرتب و آراستہ کیا اور طبیعت کو اوسمین مثل بادشاہ کے نگہبان اور حاکم کر دیا اعضای رئیسہ خصوص قلب کو اور اعضا سے عمدہ بنایا اور اونکو واسطے طبیعت کے دار السلطنۃ مقرر فرمایا طبیعت اپنے خالق کے حکم سے انتظام سارے بدن کا کرتی ہی اور امراض اور آفات سے کہ مثل دشمن غارت گر ملک کے ہین اسکی نگہبان رہتی ہی اگر احیانا کسی سبب کوئی مرض علی الخصوص تپ کہ ضرر اوسکا دار السلطنۃ قلب تک پونچتا ہی لاحق ہو مقابلے سے پیش آتی ہی جسطرح بادشاہ غنیم سے لڑتا ہی اوس مرض کا تدارک فرماتی ہی اس لڑائی اور مقابلے کا زبان یونانی مین بحران نام ہی اور اصطلاح طب یونانی مین اطبا کا اسطرح کلام ہی کہ بحران ایک تغیر عظیم ہی کہ بدن مین حالت تپ یا اور مرض مین حرکت مادے سے اور مقابلہ طبیعت سے دفعۃً واقع ہوتا ہی انجام اوسکا اچھا ہو خواہ برا اور یہ چار قسم ہی ایک بحران جید تام دوسرا بحران

ردی تام تیسرا بحران جید ناقص چوتھا بحران ردی ناقص **بحران جید تام** وہ ہی کہ انجام مین طبیعت غالب آئے اور مرض یکبارگی دور ہو جائے اور **بحران ردی تام** وہ ہی کہ مرض غالب آئے اور فی الفور ہلاک کرے اور **بحران جید ناقص** وہ ہی کہ طبیعت کو غلبہ تام نہو اور مرض بدستور باقی رہے یا مرض گھٹ جائے اور اگر مادہ مرض کا داخل بدن سے دفع ہو کر باہر جلد کی جانب خواہ اور کسی عضو پر گرے اور بدن اندر سے اوس پہلے مرض سے صاف ہو جائے اور وہ مادہ دوسری صورت پر بطور مرض کے قرار پکڑے اوسکو **بحران انتقالی** کہتے ہین اور یہ بحران جید ناقص مین داخل ہی اور **بحران ردی ناقص** وہ ہی کہ مرض غالب آئے اور علامات ضعف قوت کے ظاہر ہون اور فی الفور ہلاک نکرے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ بحران کا ہونا ہر مرض مین ضرور نہین اکثر امراض مزمنہ اور سادہ چہ اور خفیفہ بدون تغیر بحرانی کے اصلاح طبیعت سے خود بخود یا علاج اور تدبیر سے آہستہ آہستہ دفع ہو جاتے ہین اسطرح کے تغیر کو تحلل کہتے ہین اور یا ضعیف ہونے قوت یا سوء تدبیر سے کہ تحلل اعضا اور قوت مین روز بروز بڑہتا جاتا ہی باعث ہلاکی کے ہوتے ہین اس تغیر کو ذبول کہتے ہین

بیان تعداد ایام بحران کا

جسطرح بادشاہ اور غنیم کی طرف سے واسطے لڑائی اور دباوے کے دن کا تقرر ہوتا ہی اور سامان اوسکا پیشتر سے قرار پاتا ہی اسیطرح درمیان طبیعت اور مرض کے مقابلے کے لیے ایام اور وقت مقرر ہین حکمانے اون ایام مقررہ کو تاثیر اور تغیرات احوال قمر سے بدلیل عقلی ثابت کیا ہی لیکن اصل دلیل خاص ہونے اون ایام کی واسطے بحران کے تجربہ ہی کہ اکثر اون دنون مین مادہ مرض کا حرکت مین آتا ہی اور بسبب ایذا دینے اوس مادے کے طبیعت آمادہ اوسکے دفع پر ہوتی ہی اور چاہتی ہی کہ یہ مادہ حرکت سے باز رہے اس سبب سے تغیر عظیم بدن مین پیدا ہوتا ہی اون ایام کا نام ایام باحوریہ ہی یعنی بحران کے دن اور وہ کئی قسم ہین بعضے وہ ہین کہ بحران جید اونمین پڑتا ہی اور بعضے وہ کہ بحران ردی یا بحران ناقص اونمین پڑتا ہی اور بعضے ایام وہ ہین کہ کبھی کبھی اونمین بحران پڑ جاتا ہی اور اکثر نہین پڑتا اونکو ایام واقع فی الوسط کہتے ہین اور جو ایام انکے سوا ہین اونکو ایام مہمل کہتے ہین اور بحران کی انتہا بقراط کے نزدیک چالیس دن تک ہی

نقشہ ایام بحران وغیرہ کا			
۱	بحران	۲۱	بحران محمود
۲	خلائی	۲۲	یوم مسہل بلا خلاف
۳	واقع فی الوسط	۲۳	یوم مسہل بلا خلاف
۴	بحران محمود	۲۴	بحران محمود
۵	واقع فی الوسط	۲۵	یوم مسہل بلا خلاف
۶	بحران ردی	۲۶	یوم مسہل بلا خلاف
۷	بحران محمود	۲۷	بحران محمود
۸	یوم مسہل	۲۸	یوم مسہل بلا خلاف
۹	واقع فی الوسط	۲۹	یوم مسہل بلا خلاف
۱۰	یوم مسہل	۳۰	یوم مسہل بلا خلاف
۱۱	واقع فی الوسط	۳۱	بحران محمود
۱۲	یوم مسہل	۳۲	یوم مسہل بلا خلاف
۱۳	واقع فی الوسط	۳۳	یوم مسہل بلا خلاف
۱۴	بحران محمود	۳۴	بحران محمود
۱۵	خلائی	۳۵	یوم مسہل بلا خلاف
۱۶	یوم مسہل	۳۶	یوم مسہل بلا خلاف
۱۷	واقع فی الوسط	۳۷	بحران محمود
۱۸	بحران ردی	۳۸	یوم مسہل بلا خلاف
۱۹	یوم مسہل	۳۹	یوم مسہل بلا خلاف
۲۰	بحران محمود	۴۰	بحران محمود

تفصیل ایام بحران وغیرہ کی

ایام بحران محمود کے گیارہ ہین ۴ ۷ ۱۴ ۲۰ ۲۱ ۲۴ ۲۷ ۳۱ ۳۴ ۳۷ ۴۰ اور بعضون نے پہلے اور دوسرے دن کو بھی بحران مین گنا ہی اور شیخ کے نزدیک پہلے اور دوسرے دن اور دسوین اور بارہوین اور پندرہوین اور سولہوین اور اونیسوین دن بحران نہین پڑتا اور صاحب ذخیرہ کا قول ہی کہ آٹھوین دن بھی بحران نہین پڑتا مگر کمتر ایام واقع فی الوسط کے چھہ ہین ۳ ۵ ۹ ۱۱ ۱۳ ۱۷ ایام بحران ردی اور ناقص کے آٹھہ ہین ۶ ۸ ۱۰ ۱۲ ۱۵ ۱۶ ۱۸ ۱۹ لیکن اصل یہ ہی کہ یہ ایام بحران کے نہین جیسا کہ معلوم ہو چکا مگر چھٹا اور پندرہوان اور اٹھارہوان اور پانچوین روز بھی مسہل دیتے ہین اور یہ جو لکھا ہی کہ بحران ردی اور ناقص انہین دنون واقع ہوتا ہی اسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ کبھی جو مادہ مرض حاد اور ردی ہوتا ہی طبیعت بسبب اضطرار کے غیر یوم بحرانی مین ان دنون مین سے کہ وہ زمانہ سکون طبیعت کا ہی نضج اوسکے دفع پر تقدم کرتی ہی اور دوسرا سبب یہ ہی کہ جب مادہ مرض غلیظ ہوتا ہی سبب تاخیر نضج کے یوم بحرانی کے بعد یوم مسہل مین کہ زمانہ سکون طبیعت کا ہی حرکت کرتا ہی اور طبیعت حرکت

سے وقت سے مضطر ہوتی ہی اور مقابلہ کر نہین سکتی یہ دونون صورتین ردائت حال پر ایام مسہل مین دلالت کرتی ہین اور یہ شاذ و نادر ہی ایام مسہل کے جنمین بحران پڑنے کا خوف نہین ہی تیرہ ہین ۲۲ ۲۳ ۲۵ ۲۶ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۲ ۳۳ ۳۵ ۳۶ ۳۸ ۳۹ فائدہ حسا…

ایام بحران اور ایام مسہل کا جو مذکور ہوا واسطے امراض حادہ کے ہی جنمین شروع مرض سے آخر مرض تک وقت یا دن راحت کا نہین پایا جاتا اور جو امراض کہ باری دورہ کے رکھتے ہین مثل غب دائرہ کے یا جنمین زمانہ شدت اور خفت کا واقع ہوتا ہی جیسے غب لازم روز بحران انکا دن اور وقت باری کا ہی اور زمانہ راحت کا وقت مسہل دینے کا لیکن جہان دو یا زائد تپین جمع ہون اور راحت کا زمانہ میسر نہو وہان نہایت اشکال ہی ایسی جگہہ ملینات خفیفہ یا احتقان لین سے تنقیہ کرنا وقت دورے کا بچا کر جہانتک ممکن ہو چاہیے فائدہ ابتدا مرض کی جس سے حساب بحران کا لیا جاتا ہی بعضون کے نزدیک وہ وقت ہی جس وقت کہ مریض کو آثار مرض کے معلوم ہون اور بعضون نے کہا کہ یہ نہین بلکہ وہ وقت ہی جب آدمی بیمار پڑ جائے اور ضرر مرض کا بخوبی ظاہر ہو جائے فائدہ جاننا چاہیے کہ غذا دینا مریض کو خصوص تپ مین اوس وقت چاہیے کہ اوسکے ہضم تک دورہ تپ یا اور مرض کا نہ آنے پائے ضرور ہی کہ وقت دورے کے معدہ غذا سے خالی ہو فائدہ کبھی بحران کا زمانہ دو دن یا تین دن تک بھی برابر رہتا ہی خواہ بحران جید تام ہو خواہ بحران انتقالی فائدہ بحران ہر مرض کا بسبب غلبہ اور کمی حدت اور غلظ اور رقت مادے کے مختلف ہوتا ہی جلدی اور دیر مین جیسے سرسام کہ بحران اوسکا تیسرے دن ہوتا ہی اور غب خالص ساتوین سے زیادہ نہین رہتی جو غلطی علاج مین نہو یعنی کثرت تبرید سے مادے مین غلظ نہ آ جائے فائدہ مرض کی شدت اور تکلیف اوسکے عوارض کی رات کو ہوا کرتی ہی بسبب توجہ طبیعت کے طرف داخل کے اور نضج دینے مادے کے

بیان دلائل بحرانی کا قبل بحران کے

جاننا چاہیے کہ ظاہر ہوتے ہین قبل بحران کے آثار تغیر مادہ مرض کے اور آثار غلبہ طبیعت یا غلبہ مرض کے ساتھہ تھوڑی کیفیت بحرانی کے جیسے ظاہر ہونا رسوب غمامی سرخ یا سفیدی مائل کا بول مین کہ دلالت کرتا ہی نضج مادے پر یا رقیق آنا بول کا کہ علامت خامی یعنی نہ ہونے نضج مادے کی ہی اور ظاہر ہونا قوت اشتہا کا ساتھہ سبکی حرکات بدن کے کہ دلیل غلبہ طبیعت کی ہی یا بند ہونا بول کا

اور بوجھل ہونا اعضا کا حرکات مین کہ نشان قوت مرض کا ہی اور تغیر خفیف بحرانی مثل دردسر اور کرب
اور ضیق النفس اور ڈر کے اور بہنا پسینے کا بعض اعضا سے اور استفراغ یہ آثار مذکور جسدن ظاہر
ہون اوس دن کو یوم الانذار کہتے ہین معنی انذار کے خبر دینے کے ہین یعنی وہ دن دلالت کرتا ہی اور
خبر دیتا ہی کہ اسکے بعد بحران ہوگا جید یا ردی تام یا ناقص تفصیل اسکی یہ ہی کہ امراض حادہ مین
جب پہلے روز اثر نضج کا معلوم تو بحران چوتھے دن پڑیگا لیکن اگر مرض نہایت گرم ہو جیسے قرانیطس
تو تیسرے ہی دن بحران ہوگا اور اگر تیسرا دن یوم الانذار ہو تو پانچوین دن بحران ہوگا اور جو علامات
ردیہ ظاہر ہون تو چھٹے دن بحران ردی ہوگا اور اگر یوم الانذار چوتھا دن پڑے مرض گرم مین ساتھ
آثار غلبۂ طبیعت کے تو ساتوین دن بحران جید ہوگا اور اگر علامات ردیہ پائے جائین تو چھٹے دن بحران ردی
پڑیگا اور کبھی ساتوین دن اور کبھی نوین دن اور اگر پانچوان دن یوم الانذار ہو تو نوین دن بحران ہونے
کی دلیل ہی اور علامات ردیہ مین آٹھوین دن بحران ردی کا منذر ہی اور ساتوان دن منذر ہی گیارہوین
دن یا چودھوین دن کا بقدر زیادتی اور کمی حدت مادے کے اور اسیطرح نوان دن بھی منذر ہی گیارہوین دن
اور اکثر چودھوین دن کا اور گیارہوان دن منذر ہی چودھوین کا اور چودھوان دن منذر ہی سترہوین یا بیسوین دن کا
بقراط کے نزدیک اور اٹھارہوین دن کا ارکاغانیس کی رای پر اور اکیسوین دن کا بعضے حکما کے موافق اور سترہوان دن
منذر ہی بیسوین یا اکیسوین دن کا اور اٹھارہوان دن منذر ہی اکیسوین دن کا اور بیسوان دن چالیسوین دن کا

بیان علامات بحران جید اور ردی اور تام اور ناقص کا

پڑنا بحران کا ایام مقررۂ بحران جید مین اور قوت کا قوی ہونا اور ثابت رہنا اور برداشت مرض کی اور
ظاہر ہونا نضج مادہ کا اور نبض کا قوی اور منتظم ہونا اور رجوع ہونا طرف جودت کے اور کانپنا
جسطرح بعد استفراغ کے ہوتا ہی اور ثابت رہنا عقل کا اور جاری ہونا سانس کا مجرای طبعی پر اور آسان
ہونا تحمل سختی مرض کا اور پایا جانا خفت اور سبکی کا بعد نوم کے اور معتدل ہونا اشتہا کا اور خوب ہونا قبول
غذا کا اور نافع ہونا اوسکا اور انتعاش دینا غذا کا طبیعت اور قوی کو اور یکسان ہونا حرارت کا سب
اعضا مین اور طبعی ہونا نوم اور لیٹنے اور کروٹ لینے کا اور معلوم ہونا یوم الانذار سے آثار بحران جید کے
اور استفراغ ہونا مادہ مرض کا تمام و کمال دن بحران کے اور نکلنا مادے کا جانب میلان اوسکے سے
خصوصاً قی اور اسہال سے اور راحت پانا طبیعت کا آثار بحران جید تام کے ہین اور اگر مادہ مین

غلظ ہو یا قوت ضعیف ہو یا علامات بحران جید کے پہلے پائے جائین اور روز بحران جید مین بحران واقع ہو
علامت بحران ردی یا ناقص کی ہی اگرچہ کبھی بحران جید بھی واقع ہو جاتا ہی لیکن اگر مادہ مرض کا حاد
اور فاسد ہی تو ہرگز بحران جید نہوگا بلکہ اگر مادہ سلیم ہی تو ناتمام ہوگا **فائدہ** صحیح ہونا قوی کا ساتھ
موجود ہونے علامات جیدہ کے جلد حاصل ہونے صحت پر دال ہی اور جو قوی ضعیف ہون اس حالت مین تو
دیری صحت اسکا مآل ہی **فائدہ** اگر علامات ردیہ پائے جائین روز بحران کے امید صحت کی باقی ہی
بخلاف اوسکے جو غیر یوم بحرانی مین ہون **فائدہ** حرکت کرنا طبیعت کا قبل روز بحران کے یا قوت اور
تیزی مادہ مرض سے ہوتا ہی یا بسبب کسی امر خارجی کے جیسے خطا ہونا ماکول و مشروب مین
یا ریاضت کا اتفاق پڑنا یا کوئی حرکت نفسانی کا مثل خوف وغیرہ کے واقع ہونا کہ اکثر یہ موجب بحران
اسہالی یا استفراغی یا اوراری کا ہو جاتا ہی بدلے آنے روز بحران کے اور سرور و فرحت سے بحران عرقی
پڑتا ہی قبل روز بحران کے اور سبب تقدم بحران کا اگر ضعف قوت ہو کہ قبل وقت منتہی کے غیر
یوم بحرانی مین غلبۂ مرض سے بحران پڑے دلیل موت کی ہی **فائدہ** عین ظہور بحران مین جو قبل منتہی
اور بے نضج پانے مادے کے ہو استفراغ متواتر اور کثیر واقع ہو خوش نہونا چاہیے کہ دلیل کثرت مواد
یا اضطرار طبیعت کی ہی اور اسیطرح جس استفراغ سے راحت حاصل نہو اور ایسا ہی راحت ہونا
طبیعت کو باوجود کثرت مواد اور بدون استفراغ ظاہر کے علامت استراحت طبیعت کی ہی شدت
سے کہ ظاہر مین خفت معلوم ہوتی ہی سبب اسکا سکون مادے کا ہی نہ واسطے صلاح اور بھلائی کے
بلکہ اکثر نضج پایا جاتا ہی مادے مین اور طبیعت بسبب کمال ضعف کے عاجز ہوتی ہی اوسکے دفع سے
اور تھوڑے نضج مادے پر تغیر بحرانی کا ہونا علامت بحران ناقص کی ہی اور بعد نضج کامل کے علامت
بحران جید تام کی لیکن بحران تام وقت منتہی کے بلکہ وقت شروع انحطاط کے ہوا کرتا ہی اور زیادتی
بردی کی موسم سرما مین باز رکھتی ہی بحران تام سے تدبیر اسکی دفع کرنا برد کا ہی استعمال کرنے روغن حار سے مثل روغن بابونہ
کے کہ پیٹ پر گرم کرکے لگایا جائے اور نطول کیا جائے یہانتک کہ پسینا آئے اور چاہیے کہ پسینا پونچھتا جائے اور ہوا سے مریض کو بچائے

بیان دریافت کرنے جانب دفع مادہ بحرانی مین

مادہ مرض جو نہایت تیز اور رقیق ہو تو بحران رعافی پڑتا ہی اور جو بہت تیز نہو تو بحران عرقی اور
ساتھ اسکے بہت رقیق بھی نہو تو بحران اوراری اور اگر مائل بغلظ یا غلیظ ہو تو بحران اسہالی



علامات بحران رعافی مادے کا اعلی کو رجوع ہونا علامت اوسکی یہ ہی درد سر دوار بعد زور عود شدید غش کا نون کا بہرا ہو جانا طنین یعنی آواز باریک مثل آواز مکھی کے کان مین آنا یہ سب جو دفعۃً واقع ہو اور اس سے پہلے ضیق النفس اور درد گردن مین اور کھچنا شراسیف کا اوپر کو یہ حالات بحران استفراغی یعنی قی یا پسینہ پر بھی دلالت کرتی ہین اور علامات خاص رعاف کی یہ ہین تمدد جگر یا طحال کیجانب مین اور آنکھون کے آگے سرخ تارے روشن اور چمک معلوم ہونا اور سرخ ہو جانا مونھہ اور ناک اور آنکھون کا دفعۃً اور بہنا آنسو نکا اور شہوق اور موجیت نبض اور انبساط مین سرعت ہونا اور کھجلانا ناک کا اندر سے اور صداع ضربانی اور جلنا سر کا خصوصاً مرض حار اور فصل حار اور سن بلوغ اور مزاج حار بھی پایا جائے

علامات بحران کی ساتھہ قی کے بعض علامات مذکورہ اور تاریکی کا آنکھون کے آگے ہونا اور جھلک جانا ذرات سیاہ چمک دار کا اور کڑواہٹ مونھہ مین اور درد فم معدہ پر اور متلی اور بہنا لعاب دہن کا اور خفقان اور انضغاط نبض مین اور پھڑکنا نیچے کے ہونٹھہ کا علامات بحران عرق یعنی پسینا بہنا نبض کا بشدت موجی ہونا اور پسینا بدن کا ہاتھہ رکھنے سے اور جلد کا سرخ ہوتا اور گرمی محسوس ہونا زیادہ دبانے سے اور انتفاخ جلد کا اور رنگین ہونا بول کا ساتھہ غلظت کے اور بول و براز کا کم ہونا اور خواب مین حمام کرتے یا نہاتے یا دریا مین پڑتے دیکھنا فائدہ شیخ الرئیس رح کا قول ہی کہ مرض مزمن مین نبض قوی یعنی لرزنکا ہونا اور اوسکے بعد شدید ہونا بخار کا ساتھہ سلامتی قوت اور علامات جیدہ کے پسینا آنے کی توقع رکھتا ہی علامات بحران ادراری یعنی جاری ہونا بول کا گرانی مثانے کی اور سوزش احلیل کی ساتھہ قبض طبیعت کے اور ثوران اور غلیظ ہونا بول کا اور پایا جانا رسوب کا تمام ایام مرض مین اور قلت پسینے کی اور خصوصاً موسم سرما کا ہونا علامات بحران اسہالی کثیر ہونا سوادہ کا اور قلت بول کی اور پیٹ مین درد کا پایا جانا اور گرانی اسفل بطن مین اور قراقر کا رہنا اور براز کا پتلا اور رنگین ہونا پہلے سے اور زیادہ آنا مقدار مین اور پشت کیجانب درد کا رجوع کرنا اور معتاد ہونا مریض کا ساتھہ اسہال کے اور مفقود ہونا علامات قی کا فائدہ کبھی باوجود جمع ہونے آثار اسہال کے بحران ادراری ہو جاتا ہی جسوقت کہ حرارت زیادہ ہو کہ پتلا کر دے مادے کو اور رجوع کرے مادہ طرف مخرج بول کے فائدہ بہت کم ہی کہ جہان کہین ادرار بول اور عرق کا ہو بحران اسہالی واقع ہو علامات بحران طمثی اور بواسیری کے کوئی علامت علامات سابقہ مین سے نپائی جائے

اور گرانی نیچے رحم کی طرف اور درد استخوان سرین مین اور کھنچاؤ معلوم ہو اور اگر مقعد کے پاس ہو اور نبض مین عظم پایا جائے تو بحران بواسیری کی علامت ہی خصوصاً اگر عادت بھی ہو

بیان بحران انتقالی کا

شدت تپ مین استفراغات کا رکنا ساتھہ صحت قوت کے یا مادے مین نضج نہونا یا دیر مین ہونا اور اعضا مین کہین درد پایا جانا یا مواضع نرم مین جو مادے کی راہ مین پڑین اور قریب ہون عضو علیل سے رگون کا پھولنا اور وہان درد اور سوزش ہونا اور یا راہ مادہ مین عضو ضعیف کا واقع ہونا یہ سب آثار بحران انتقالی کے ہین اور درد شدید بھی عضو کو ضعیف اور آمادہ واسطے قبول مادے کرتا ہی اسیواسطے درد مفاصل تپ مادی مین کھینچ لیتا ہی مادے کو مفاصل کیطرف اور تمدد اور درد شراسیف کا مطلق علامت کھنچ جانے مادے کی ہی خواہ اوپر کو کسی عضو مین خواہ نیچے خواہ اوپر فائدہ جاننا چاہیے کہ بحران انتقالی خصوصاً خراج کا ظاہر ہونا اکثر جاڑے اور سن کہولت مین ہوتا ہی فائدہ کبھی ہین علامات بحران انتقالی مین استفراغ عظیم اور اکثر ادرار کثیر بول مائی کا ہو جاتا ہی علامات بحران انتقالی کے اسفل کی طرف پیدا ہونا درد کا اسفل بدن مین ساتھہ سوزش اور نفخ کولون اور کنج ران کے علامات بحران انتقالی کے اوپر کیطرف پہلے ضیق اور سوء تنفس ظاہر ہونا پھر درد سر یا سر کا بوجہل ہونا اور حواس کا کند ہونا اور ثقل سمع پھر دفعۃً زائل ہو جانا ان عوارض کا اور پیدا ہونا خلل دماغ یا سبات کا یہ بحران انتقالی دوی ہی لیکن اکثر انتقال اس مادہ بحرانی کا طرف ورم کے ہوتا ہی کان کی جڑ مین بسبب دفع کرنے طبیعت کے مادے کو عضو رئیس سی طرف مغیض دماغ کے اور ایسا ہی پھولنا کان کی پیچھے والی رگون کا اور ضربان کنپٹی کی رگون کا اور سرخی چہرے کی قائم رہنی یہ عوارض جب ملوث کرین علامت بحران انتقالی کی ہی ساتھہ ورم ہونے کے پیچھے کان کی جڑ مین فائدہ وقت انحطاط کے قوی ہو جانا مرض حاد کا علامت ہی بحران انتقالی کی مرض مزمن کی طرف

بیان بحران انتقالی کا ساتھہ خراج کے

خراج ورم کو کہتے ہین جو پک جاوے رقیق رہنا بول کا مرض مزمن یا اوس مرض مین کہ جسکے مادے مین حرارت ہو ساتھہ علامات جیدہ کے علامت بحران خراجی کی ہی اور ایسا ہی اوس مرض مین جو صحت کیطرف رجوع کرے بدون بحران ظاہر کے بلکہ بسبب مائل ہو جانے مادے کے کسیطرف اور پھر

یکایک رگین کنپٹی کی پہول آوین اور ضربان کرین اور بشرے کا رنگ افسردہ ہوجاے اور نفس مین تواتر
اور خشک کہانسی ظاہر ہو علامت ہی خراج مفاصل کی یا خراج ہونے کی اوس عضو مین جسمین پسینا
زیادہ اوے اور حمیات اعیائیہ مین اگر اور ار بول غلیظ یا اسہال یا رعاف چوتہے دن نہ واقع ہو اور
زمانہ طول کہینچے تو خراج ہونے کا ڈر ہی جبڑون کے نیچے گوشت نرم مین یا مفاصل مین جو ضعیف ہوے
ہین اور دیر کر ہونا بحرانون کا اور ناقص ہونا اور مرض کا بڑہنا بیس دن سے آگے غلظ مادے اور بحران خراجی کی
دلیل بہی ہین جہان پر وہ ہوے ہین پر خراج ہونے کا ڈر ہی اور کبہی عین علامات خراج مین ادرار بول
غلیظ کا واقع ہوتا ہی اور مادہ خراج کا دافع ہوتا ہی الا اگر کثرت مواد سے تو نہین اور جو حمیات کہ رجوع
کرتے ہین اور پسینا اگر اوترجاتے ہین اگر کثرت مواد کی نہو تو بحران خراجی سے اونمین بالکل خطر نہین ہی
فائدہ خراج مرض مزمن مین اکثر اسفل مین پڑتا ہی اور مرض حاد مین اوپر کے اعضا مین
اور مرض متوسط مین دونون جانب برابر ہین اور لیثرغس یعنی سرسام بلغمی مین خراج بحرانی
کان کے پیچہے جڑ مین ہوتا ہی اور ذات الریہ کا بحران خراج مفاصلی کے ساتھ ہوتا ہی

بیان خراج کے اچہے اور برے ہونے کا

خراج کا ظاہر ہوکر غائب ہوجانا دلالت کرتا ہی عود مرض پر زیادہ پہلے سے یا گرنے مادے
مفاصل کیجانب یا ون اعضا کیطرف جو ضعیف الخلقۃ ہین یا جنمین درد والم ہو اور بہتر خراج وہ ہی جس
اصل مرض مین خفت اور آرام حاصل ہو اور بعد نضج کے اور خارج بدن کیطرف شدید المیل ہو اسمین
غلبہ طبیعت کا دفع پر سمجہا جاتا ہی اور اورام نرم بہتر ہین اور ام سخت سے اور ایسا ہی جو اسفل بدن
اور غیر عضو شریف مین واقع ہون اور اوس عضو مین کہ مادہ بالکل اوسمین سما جاے ورنہ خوف پلٹ
جانے مادہ کا باقی کا رہتا ہی اور اورام لینے مین اگر تپ باقی رہے اور اورام تحلیل نہون
تو دو مہینے مین پک جاتے ہین اور جو مادے مین خود حرارت ہو تو بیس چہبیس ہی
دن مین حمای حادہ مین اورام مغابن اور اطراف مین ظاہر ہونا بد ہی اور ان اورام سے
بخار کا ہوآنا اگرچہ بد ہی لیکن اوس سے کم اور اورام کا کان کے پیچہے جڑ مین واقع ہونا
اور نہ پکنا اور نہ استفراغ ہونا بعد اسکے ردی ہی اور خراج کا نضج پانا ساتہ اسکے
کہ اور اخلاط غیر نضیج ہون اچہا نہین ہی بلکہ اکثر مہلک ہوتا ہی

بیان اون علامات کا کہ دلالت کرین بحران یا تحلل پر

اگر قوت قوی ہو اور مرض حاد او ر دورے کم و کیف مین زائد اور سن اور مزاج اور فصل حار اور
نضج یا عدم نضج قارورے سے ظاہر ہو یہ سب امور بحران کے ہونے پر دلالت کرتے ہین اور جو اسکے
خلاف ہو تو طول مرض پر خواہ زائل ہو ساتھ تحلل کے یا ہلاک کرے ساتھ ذبول کے اور جو امور
مختلف پائے جائین تو بحرانات ناقصہ اور متاخرہ اور انتقالیہ پر دلالت کرینگے فائدہ واسطے
طول مرض کے اور بہی اسباب ہے علامات ہین غلظ ہونا احشا کا یعنی اعضای باطنی سے فضولات کا
کم تحلیل ہونا اور تخلیط تدبیر یعنی بلا احتیاطی غذا کی اور فتور ہضم واقع ہونا اور تپ
مین بدن کا دبلا نہونا اور ظاہر ہونا بحران کا قبل نضج کے ساتھ ثبات قوت کے
اور صدمات بحران سے نفع اور ضرر نہونا اور پہڑکنا بدن کا خصوصاً ابتدای مرض مین
اور زیادہ پسینا آنا اور مرض مین استفراغات قلیلہ کا ہونا بدون علامات ردیہ کے
اور قارورے مین رسوب سرخ چالیس دن تک رہنا اور احتلام اول مرض مین علامت
طول مرض کی ہی اور آخر مین ہونا بہتر ہی گویا کہ بحران ہی فائدہ علامات طول مرض کا اوائل مین ہونا
اگرچہ برا ہی لیکن بعد اوائل کے زیادہ تر برا ہی اسواسطے کہ ضعف قوت اور عاجز ہونا طبیعت کا
اور عصیان نضج مادے کا بعد اوائل کے متصور ہی اور برائی اسکی ظاہر ہی +

بیان علامات ردیہ کا

جاننا چاہیے کہ علامات ردیہ جو نہایت مرتبے مین پائے جائین تو ہلاکی پر دلالت کرتے ہین
اگر قوت قوی ہو تو دیر مین ہلاکی ہوگی اور اگر ضعیف ہی تو فی الفور اور ضعف قوت خود سب
علامات ردیہ سے اردا اور بدتر ہی اور علامات ردیہ یہ ہین مرض حاد مین درد سر کا برابر
رہنا ساتھ ضعف قوت کے علاج سے نفع ظاہر نہونا شدت مرض سے اندہا بہرا ہو جانا
وہمی نبض کا متفاوت ہونا باوجود متواتر ہونے بائین نبض کے متعطسات سے چہینک بالکل نا آنا
تپ شدید مین درد شدید کان مین ہونا خصوص جوانون کو بدن کا بے رونق شل مردے کے
ہوجانا سیاہ ہونا زبان کا مرض شدید مین خناق کا دفعۃً حادث ہونا قبل یوم بحران کے
ہچکی لاحق ہونا مرض حاد مین ٹہنڈی سانس آنا موت کا ڈر غالب ہونا بہوک کا ساقط ہونا مرض

حاد یا مزمن مین بھاگنا تیز آواز اور تیز بو اور تیز رنگ سے غائر ہونا آنکھون کا اور تیرگی آنکھ کی
سفیدی کی یا سرخ ہونا اوسکا اور مائل ہونا طرف رنگ بنفسجی اور آسمانی کے اور چھوٹا ہونا
ایک آنکھ کا اور پھر جانا اور بھینگا ہونا امراض حادہ مین آنسو کا بدون ارادے کے جاری ہونا خصوص
ایک آنکھ سے اور زیادہ ہونا چیپڑ کا اور خشک ہونا اوسکا ٹھہرنا نظر کا اور دیر مین پلک جھپکنا
ناک کا پتلا یا چپٹا ہو جانا پانا مریض کا اپنے مین بو مشک یا گھی یا مٹی کی ٹپکنا زرد پانی کا ناک سے
حمیات حادہ مین کان کی لو کا پھر جانا گنگنانا دانتون کا سکڑ جانا ہونٹھو نکا اور پھٹ جانا اونکا
حمیات حادہ مین کھلا رہنا مونہہ کا مرض حادہ مین یرقان ہونا تپ مین سات دن سے پہلے اگرچہ بعد اسکے
بھی اچھا نہیں ہی دلالت کرتا ہی کثرت مادے پر مگر جب اسہال صفراوی لاحق ہو اور مادہ دفع ہو جائے
یا یرقان ساتوین دن یا نوین دن یا چودھوین دن ہو ساتھ پائے جانے اور علامات جیدہ کے
اور نواحی جگر مین کچھ آفت مثل ورم اور صلابت وغیرہ کے نہو تو یہ یرقان محمود ہی اکثر بحران تام واقع
ہو جاتا ہی علامت اسکی خفت حاصل ہونا بعد اس بحران کے اور اگر اسہال مراری محترق عارض ہو
اور قوت ضعیف تو بد ہی نکلنا ثبور سیاہ کا بصورت چنے کے حمیات حادہ مین نہایت ردی ہی
لرزہ پلی پر لی تپ شدید مین اور پیشاب کا کبھی کم کبھی زیادہ آنا اور کبھی بند ہونا دلالت کرتا ہی کثرت
مادہ اور مجاہدہ طبیعت پر ساتھ مرض کے اگر اسوقت مین قوت ضعیف ہو تو مہلک ہی اور اگر قوی ہو
تو بھی رداءت سے خالی نہین جبتک کہ تپ باقی ہی اور حمیات حادہ مین پیشاب کرنے مین درد ہونا
اور کم آنا بول کا بدون ورم اور قرحہ مجاری بول کے ساتھ ضعف اور تواتر نبض کے علامت ردی ہی
سبب اسکا گذرنا مادہ حاد کا مجاری بول پر ہی انتباہ اعانت کرنا طبیعت کا محرکات اور ستفرغات سے
مثل مسہلات اور مدرات اور مرعفات اور معرقات اور مقیات کے بحران تام مین منع ہی
اسواسطے کہ اگر اعانت جانب دفع مادہ کے واقع ہوگی تو خروج مادہ مین افراط ہوگی اور وہ موجب
ضعف ہوگی اور اگر حرکت دینا اور رجوع کرنا مادے کا دوسری جانب کو عمل مین آویگا تو طبیعت کو تشویش
اور اضطراب ہوگا اور یہ بھی باعث ضعف ہی لیکن بحران ناقص مین اعانت کرنا طبیعت کا جانب
موافق مستحسن ہی اور اگر استفراغ بحرانی مین افراط ہو جاوے اور ضعف کا خوف ہو تو حبس کرنا
اور روک دینا مناسب ہی اور امالہ کرنا اور پھیر دینا مادے کا دوسری جانب کو بھی لائق ہی

الحمد للہ والمنہ کہ تالیف اس رسالہ بحران سے فراغت حاصل ہوئی + اوائل ماہ ذی الحجہ
سنہ ۱۲۷۸ ہجری نبوی مین تالیف اسکی کامل ہوئی + حکیم مطلق ان تینون رسالون کو
پسندیدہ خاص و عام فرمائے + جو اسکو مطالعہ کرے یا پڑھے فائدہ تام اوٹھاوے +
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

آب برہان گردیدن گوہر از رشک قطعہ تاریخ مولوی ہادی علی اشک

کیا ہی خوش اسلوب یہ نسخہ چھپا	جسمین نکتے حکمت یونان کے ہین	ایک ہی عمدہ رسالہ نبض کا
اور دو قارورہ و بحران کے ہین	ماہر علم و حکم خواجہ حسن	جامع اس مطبوعہ دو رانکے ہین
کلک سے اونکے گہر ریزی ہوئی	دیکھو جسپر بارش نیسان کے ہین	درج گوہر نام مجموعہ ہوا
یہ گہر روکش دُر عمان کے ہین	لفظ و معنی کے جواہر بیگمان	رشک دہ لعل و در و مرجان کے ہین

اسسے یون کی اشک نے تاریخ نظم | ہین گچھے گوہر تابان کے ہین

۱۲۷۸ ہجری

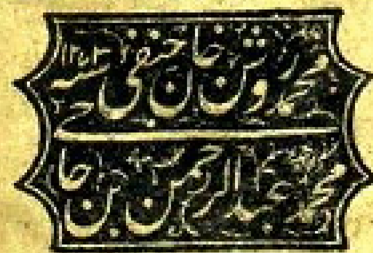
خاتمۃ الطبع اللہ کے فضل و احسان سے مجموعہ رسائل ثلاثہ مسمی بدرج گوہر باہتمام راجی غفران
محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۷۹ ہجری
مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپا

اشتہار

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے

العبد



عبد الرحمن عفی عنہ